SOME ONE IS COMING.

محبوب آتا ہے

مصنفہ

پادری جان میکینل صاحب

مترجمہ

مس ایم۔ اے رائڈر صاحبہ

پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی

انار کلی لاہور

۱۹۲۲ء

فہرست مضامین

"جو باتیں اِن کے بعد ہونے والی ہیں" (مکاشفہ ۱: ۱۹)

۱۔ زمانے کا دَور

۲۔ "پروسیا" خداوند خود ہی آئیگا۔ دُولھا اپنی دُلھن کو لینے کے لئے آئیگا۔

۳۔ پہلی قیامت

ا۔ جو مسیح میں ہو کے موئے اُٹھائے جائینگے۔

ب۔ جو خداوند کے آنے تک زندہ رہینگے سو بدل جائینگے۔

ج۔ جو مُردے اُٹھائے گئے۔ اور جو زندہ مبتدل ہوئے۔ سو دونوں
ایک ساتھ اوپر اُٹھائے جاتے ہیں۔

د۔ جو تیار نہ تھے۔ سو پیچھے چھوڑے جائینگے (متی ۲۵: ۱۲) وہ دُلھن کے
بیرونی اور بیان جلال میں شریک ہونے سے رہ جائینگے۔ اور اُن پر
"بڑی مصیبت" آپڑیگی (مکاشفہ ۳: ۱۰)

۴۔ اُس کے صیہون میں آنے سے پیشتر بنی اسرائیلیوں کے دو فرقوں کی واپسی
اور اس کے صیہون میں آنے کے بعد کُل بنی اسرائیلیوں کی بحالی۔

۵۔ زمین پر بہت سے لوگ "بڑی مصیبت" کے دنوں میں ایمان لائیں گے
(مکاشفہ ۶ و ۷ و ۸ و ۱۹ وغیرہ)

۶۔ جس وقت کہ زمین پر "بڑی مصیبت" کا غضب ہو رہا ہے۔ ایماندار مسیح کے

تختِ عدالت یعنی "بیما" کے سامنے ظاہر کئے جاتے ہیں۔

۷۔ مسیح اور اُس کے برگزیدوں کا دنیا پر ظہور

سفید گھوڑے پر ایک سوار کے جلالی ظہور سے "خداوند کا دن" شروع ہوتا ہے۔ جبکہ مجبد نے مسیح اور اُس کے پیروؤں کی عدالت کی جاتی ہے۔ بعد اس کے جلال کے تخت کے سامنے زندہ قوموں کی عدالت ہوتی ہے۔

۸۔ مسیح ہزار سال تک زمین پر بادشاہی کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس پورے عرصے کی ہر گھڑی زمین پر نہ ہوگا۔

۹۔ "بڑے سفید تخت" کے سامنے ناراست مُردوں کی عدالت

نئے عہد نامے کے ۲۶۰ بابوں میں خداوند کے آنے کا ذکر ۳۰۰ مرتبہ کیا گیا ہے۔ کیا اس بات سے اس مضمون کی بڑی اہمیت ظاہر نہیں ہوتی؟

کُتبِ مُستوجبِ الثّوب
۲۰۱۵

محبوب آتا ہے

پہلا باب (۱)

وقت نامعلوم

اس چھوٹی کتاب کا منشا یہ نہیں ہے کہ محبوب کے آنے کا معین وقت بتلائے۔ ایسا کرنے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ مقرر کی ہوئی تاریخیں آئیں اور گذر گئیں۔ اور واقعہ کچھ نہ ہوا۔ اور اس طرح سے ہمارے خداوند کا آنا ملتوی سمجھا گیا۔ جو اس کے آنے کی تاریخ اور وقت ٹھیرانا چاہتے ہیں۔ وہ کلام اللہ کے اُلٹ چلتے ہیں۔ جو ان چھپی ہوئی باتوں کو کھوجنا چاہتے ہیں جو صرف خداوند کا ہی حق ہیں۔ "اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ (مرقس ۱۳: ۳۲)

لیکن جو لوگ اس بات کے بارے میں بالکل بے پرواہ رہتے ہیں۔ وہ اس وجہ سے رہتے ہیں کہ اوروں نے بغیر کلام اللہ کی سند سے اسکا ذکر کیا ہے وہ اپنے حق میں اور کلام اللہ کے حق میں نادانی کرتے ہیں۔ کیا حقیقت میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے کا ذکر کلام اللہ میں پایا جاتا ہے؟ بیشک سب لوگ جو درحقیقت بائبل شریف کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ خدا نے ضرور پہلے سے اس ماجرے کی خبر دی ہے! اور ہر ایک مسیحی کا فرض یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے دریافت کرے کہ خدا نے ہمیں اس خاص بات کے بارے میں کیا کچھ فرمایا ہے۔ اگر خدا کی دانست میں اچھا تھا۔ کہ اس بات کے بارہ میں اپنی مرضی روشن کرے تو ضرور ہمارے لئے بھی اچھا ہے کہ ہم اسے دریافت اور معلوم کریں۔

تاکہ ہماری روحانی ترقی ٹھیک طور سے ہو۔ ہمارے لئے اچھا ہے کہ ہم سچائی کے میزان کو بحال رکھیں۔ بعض لوگ بائبل شریف کی ایک بات کو پکڑ کے اسی ہی کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور دوسری باتوں کے بارے میں جو اس کے ہم پلہ ہیں بے پرواہ رہتے ہیں۔ نئے عہدنامے میں ہمارے خداوند کے آنے کا بہت ذکر ہے۔ اس کے دو سو ساٹھ بابوں میں اس کا ذکر تین سو دفعہ آتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک ایماندار اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جائے۔ جس کی اتنی قدر خدا کے روح پاک نے کی ہے۔

ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس بات کی تہہ تک تحقیق کریں۔ بلکہ اس کی بنیادی باتوں کو ترتیب سے بتلائیں۔ ہم صرف انہی باتوں پر غور کریں گے جو کہ ہونے والی باتوں کے بارے میں صفائی سے بتلائی گئیں۔ اور اس کے بڑے بڑے ماجرے ہیں۔ خداوند کے آنے کے طور اور مقصد کا ذکر پیچھے

آئیگا۔ پہلے ہم یاد رکھیں کہ وہ ضرور آنے والا ہے۔

اے پڑھنے والے! ایسے بڑے بھاری ماجرے کے سامنے تمہارے دل کا کیا حال ہے؟ کیونکہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے۔ جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے اور ہمیں تربیت دیتا ہے۔ "تاکہ بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کرکے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذاریں (طیطس ۲: ۱۱-۱۲)

خدا کا روح پاک ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم نہ صرف راستی سے زندگی گذاریں۔ بلکہ "اس کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں" (طیطس ۲: ۱۳) کیا ہم اسی طرح کا انتظار کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو ہم نافرمان ہیں۔ اور اس نافرمانی کے سبب سے مجرم ہیں۔ اس کے سوا اگر ہم اس کے آنے کے انتظار میں نہیں ہیں تو ہم اُس کے ظاہر ہونے کے آرزومند" (دوسرا تمطاؤس ۴: ۸) کس طرح ہو سکتے ہیں؟ ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کی آرزو رکھیں جیسا کہ کوئی وفادار بیوی اپنے پیارے خاوند کے دیدار کا شوق رکھتی ہے جو کہ دیر سے اُس سے جدا ہوا ہوا ہے۔ ہم یاد رکھیں کہ صرف انہی سے "اُس دن پر" راستبازی کے تاج کے ملنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ جو اس طرح سے اُس کے آنے کی دلی آرزو رکھتے ہیں تو ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہے کہ ہم اس کی انتظاری میں رہیں۔

تو ہمیں کس لئے فرمایا گیا کہ ہم اس کے آنے کی انتظار اور آرزو کریں۔ اس امید سے کہ اُس کا آنا تھوڑے سے دنوں میں واقع ہوگا۔؟

دوسری بات یہ۔ کہ اگر مسیح نہ آئیگا جب تک کل دُنیا اُسپر ایمان لائے تو ضرور ہم غلطی کھاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سوال کرتا ہے کہ کیا ابن آدم آکے زمین پہ ایمان پائیگا؟ (لوقا ۱۸:۸)

تیسری بات یہ۔ کہ وہ فرماتا ہے "بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کیلئے گواہی ہو۔ تب آخر ہوگا" (مقدس متی ۲۴:۱۴) جب کُل دُنیا ایمان لائیگی؟ پر جب تمام دُنیا میں گواہی کے لئے انجیل کی منادی ہوگی" کلام اللہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روح القدس اسلئے نہیں آیا کہ کل دُنیا کو ایماندار بنائے۔ یسوع مسیح گنہگاروں کے بچانے کیلئے دُنیا میں آیا" اور وہ کامیاب ہوا۔ روح القدس اس لئے دُنیا میں آیا کہ غیر قوموں میں سے اپنے نام کیلئے ایک اُمت بنائے" (اعمال ۱۵:۱۴) تاکہ وہ کلیسیا کو تیار کرے۔ وہ اپنے کام میں ویسا ہی کامیاب ہوگا۔ جیسا کہ مسیح اپنے کام میں کامیاب ہُوا تھا۔

یہ لفظ "کلیسیا" خود ہی اس سوال کا جواب ہے۔ وہ یونانی زبان میں "اکلیسیا" ہے۔ جس کے معنے ہیں "بلائے گئے"۔ روح القدس کا یہ کام ہے۔ کہ وہ ایک کلیسیا بنائے۔ نہ کہ وہ کل دُنیا کو مسیحی بنائے۔ بلکہ دُنیا میں سے ایک اُمت کو بنائے۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے چاہے کسی ملک کا ہو۔ بلایا گیا ہے۔ اور وہ ایک زندہ گواہ ہے کہ روح القدس خدا کے ارادوں کے مطابق کام کر رہا ہے اور چاہئے کہ ہم اس کے ہم خدمت ہوں۔ ہر ایک شخص جو ایمان لاتا ہے سو مسیح خداوند کا آنا نزدیک لاتا ہے۔ یہ خیال کیسا تسلی بخش ہے۔ ہر ایک گھنٹہ۔ جو خدا کی طاقت سے مارا جاتا ہے۔ سو کامیاب ہوگا۔ ہم ہوا کو نہیں مار رہے ہیں۔ بلکہ ایک مبارک اور جلالی مقصد کی خاطر ہم روح القدس کے ساتھ ہی ہم خدمت ہیں۔ ہر ایک پڑھنے والا اس بات کو بخوبی سمجھے کہ خدا کے

ارادے میں روح القدس کا کام کیا ہے؟ تب ہی کئی مشکل باتیں آسان ہو جائینگی۔ اور ہم اُس کی پہچان میں ترقی کر سکینگے۔

پنتیکوست کے دن پر روح القدس نے اپنا کام شروع کیا تھا تب سے آج تک وہ کام کر رہا ہے۔ جب بلائے ہوؤں کی گنتی پوری ہو جائیگی تب مسیح کا بدن یعنی اُس کی دُلہن کامل ہوگی۔ اور روح القدس کا کام تمام ہوگا۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ کب ہوگا۔ شاید جب پڑھنے والا اس ورقے کو پڑھ رہا ہے وہ گھڑی آئیگی۔ اور شاید اب تک دُولہا دیر کریگا۔ لیکن عین وقت پر وہ گھڑی ضرور آئیگی اور پھر جس طرح خداوند یسوع مسیح نے پہلے کہا تھا اُسی طرح روح القدس بھی کہیگا۔ کہ "جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔ اُس کو میں نے تمام کیا۔" پھر کیا واقع ہوگا؟ یہ کہ "خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا اُس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا۔"

(۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶)

آسمان پر خداوند جانتا ہے کہ زمین پر خدا روح القدس کیا کام کر رہا ہے۔ اور جب اُس کی دلہن اُس کے لئے تیار ہوگی تو وہ اُس کے ملنے کے لئے ہوا میں اُتریگا۔ دُولہا اپنے بیاہ کے دن میں عین مقرری وقت سے زیادہ ایک پل بھی دیر نہ کریگا۔

روح اور دُلہن دونوں دُولہے سے کہتی ہیں۔ کہ "آ" اور گنہگار سے کہ "جو کوئی چاہے سو آئے"۔ افسوس وہ کیسے بیوقوف ہیں جو اس بلاہٹ سے منکر ہیں۔ خدا کی کُل خلقت میں سب سے بڑے جلال تک وہ پہنچ سکتے ہیں یعنے اس جلال کو کہ وہ "برّے کی دُلہن" میں شامل ہوں۔ اگر اس کتاب کا کوئی پڑھنے والا اب تک روح سے پیدا نہ ہوا۔ اگر اس نے اب تک

روح کی بلاہٹ کو قبول نہ کیا تو میں منت کرتا ہوں کہ زندگی کے سب سے بڑے جلال سے رہ نہ جاؤ۔ زندہ ایمان سے خود مسیح کو قبول کرو۔ جب تک کہ تم دیری کرتے ہو۔ شاید برگزیدوں کی گنتی پوری ہو جائیگی۔ اور دُولھا اپنی دُلھن کو لینے کے لئے آیا ہوگا۔ اور پھر تم کو یہ موقعہ کبھی نہ ملیگا کہ برّے کی دُلھن میں شامل ہو جاؤ۔

دُلھن میں فقط وہی شامل ہونگے۔ جو خداوند کے ہوا میں اُترنے سے پیشتر بلائے گئے۔ یعنی وہ جو اُٹھائے جانے سے پیشتر سرِنو پیدا ہوئے۔ وہ بھی ضرور مبارک ہیں۔ جو برگزیدوں کے اُٹھائے جانے کے بعد ایمان لائینگے لیکن وہ کلیسیا کے زمانے کی مبارک حالی تک نہ پہنچینگے کیونکہ صرف یہی دُلھن ہیں۔

اِس بات پر خاص غور کرو۔ کہ جب خداوند اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے آئیگا تو خود اپنے جسم اور شخصیت میں آئیگا۔ خداوند خود ہی اُتریگا۔ یونانی زبان میں لفظ پروسیا کے معنے ہیں۔ حضوری اور یہ غیر حاضری کے مقابل ہے اور لفظ پروسیا نئے عہد نامے میں ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں مسیح کا آنا اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے مذکور ہے۔ اور نہ اُس کا آنا اپنے برگزیدوں کو سامنے رکھ کر پھر غور کرو۔ کہ وہ زمین پر نہیں بلکہ ہوا میں اُتریگا۔ کس مقصد سے! نہ اِس لئے کہ وہ دُنیا پر عدالت کرے بلکہ اپنوں سے ملنے کے لئے "اُن کو اپنے پاس لے جانے کے لئے (انجیل یوحنا ۱۴: ۳ حاشیہ)۔ نہ اُن کو میلے لگنے کے لئے بلکہ اُن کو "قبول کرنے کے لئے"۔ اِن دو لفظوں میں امتیاز کرو۔ کہ جب مسیح خداوند نے کہا۔ کہ "میں پھر آؤنگا" اور تمہیں اپنے پاس لے لونگا۔ تو اِس کے معنے ہمارے دشمن موت کے آنے سے پورے نہیں ہو سکتے۔ کلام اللہ کی باتوں کو غلط مت کرو۔ موت کے وقت برگزیدے اُس کے پاس جاتے ہیں۔ وہ اُن کو لینے کے

لئے نہیں آتا نہ گور۔ بلکہ آسمان ہمارا دل کا مقصد ہے۔

وہ خود ہی آئیگا۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ ہم اُسی کی انتظار میں ہیں۔ اُس کے آسمان پر چڑھنے کے وقت اُن دونوں فرشتوں نے صاف کہا تھا۔ کہ "یہی یسوع اسی طرح پھر آئیگا۔ جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا" (اعمال ۱: ۱۱)

دس کنواریوں کی تمثیل میں اُس کے آنے کا مقصد بڑی صفائی سے بتلایا گیا ہے۔ کہ "دیکھ دُولہا آتا ہے"۔ اور نہ کہ "دیکھو منصف آتا ہے" وہ جو تیار تھیں اُس کے ساتھ شادی کے گھر میں چلی گئیں۔ اور فوراً "دروازہ بند کیا گیا" (مقدس متی ۲۵: ۱۰-۱۲) میں فرمایا گیا کہ ہم دُولہے کے آنے کے انتظار میں رہیں۔ اور نہ اُس بڑے سفید تخت کے انتظار میں۔ ان باتوں کی روشنی کو لیکر ہم دوسرے فرشتوں پر بھی بخوبی غور کریں۔

تیسرا باب (۳)

پہلی قیامت

ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ

۱۔ مسیح خود ہی آئیگا

۲۔ وہ جلد آئیگا

۳۔ وہ اپنوں کو قبول کرنے کے لیے آئیگا۔

اب ہم اُن واقعات پر غور کریں جو اُس کے ہوا میں اُترنے کے ساتھ ہی ہونگی۔ "خداوند خود مقرب فرشتے کی آواز" کے ساتھ "خدا کا نرسنگا" پھونکنے

ہوئے "آسمان سے اُتر آئیگا" (۱-تھسلنیکیوں ۴:۱۶) اگر کوئی سوال کرے کہ اُس للکار کی اور اُس نرسنگا کی آواز کو کون سُنیگا؟ - اوّل تو سارے ایماندار مُردے ضرور اُسے سُنینگے "۔ وہ جو مسیح میں مُوئے پہلے جی اُٹھینگے" (۱-تھسلنیکیوں ۴:۱۶) ہمیں ان باتوں پر زیادہ روشنی ملیگی۔ اگر ہم دیکھیں۔ کہ اُس وقت تھسلنیکی شہر کے مسیحیوں کا کیا حال تھا؟ بہت اُن میں سے اُن عزیزوں پر روتے تھے۔ جو "سو گئے تھے"۔ اس لئے کہ اُن کا یہ خیال تھا کہ جو "خداوند کے آنے تک باقی رہینگے" سو سوئے ہوؤں پر سبقت لے جائینگے کہ وہ اُن سے اوّل ہو جائینگے۔ اور جو مسیح میں موئے سو پیچھے رہ جائینگے۔ پر خداوند کا کلام اُن کی اس غلطی کو درست کرتا ہے۔ اور اُن کی جہالت کو دُور کرتا ہے وہ برگزیدے جو سو گئے ہیں۔ پیچھے نہ رہ جائینگے۔ جب خداوند اپنوں کو لینے کے لئے آئیگا۔ تو وہ اپنے برگزیدوں کی روحوں کو جو سو گئے تھے۔ اپنے ساتھ لے آئیگا۔ اور اُن کے جسم اُٹھ کے اُن کی روحوں سے پھر مل جائینگے۔ اسی طرح جو سو گئے ہیں۔ اور جو زندہ ہیں۔ اُن کے آنے پر اکٹھے ہونگے۔ اب قیامت کا مضمون ہمارے سامنے آگیا ہے۔ جتنے لوگ بائبل شریف کو خدا کا کلام جانتے ہیں۔ وہ سب بلا عذر قیامت کو مانتے ہیں۔ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلینگے۔ (انجیل یوحنا ۵-۲۸) کیا دو قیامتیں نہیں ہیں؟ بعض لوگوں کے خیال اس بات کے بارے میں یکساں نہیں ہیں۔ پر بائبل میں کیا لکھا ہوا ہے؟

دھیان کرو۔ کہ پہلی تھسلنیکی ۴ باب میں اُن مُردوں کا ہی ذکر ہی نہیں جو مسیح میں نہیں ہیں۔ پر فقط اُنہی کا جو مسیح میں ہیں۔ اگر سارے مُردے اکٹھے اُٹھینگے تو کیوں اُن کا خاص ذکر ہے۔ جو مسیح میں ہو کے موئے؟ بائبل کی

خاموشی سے ہمیں اتنی ہی تعلیم ملتی ہے جتنی اُس کے کہنے سے۔ اور "باقی مُردوں کا" احوال دوسری جگہ میں ملتا ہے "جب تک ہزار برس پورے نہ ہوئے باقی مُردے زندہ نہ ہوئے۔ (مکاشفہ باب ۲۰ آیت ۵) "مبارک اور مُقدّس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو"۔

پہلی قیامت تب واقع ہوگی جب یسوع اپنوں کو لینے کے لئے آئیگا کلام اللہ سے ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قیامت ہوگی۔ اور نہ کہ سارے مُردوں کی عام قیامت۔

پولس رسول فرماتا ہے کہ "میں کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجے تک پہنچوں"۔ (فلپیوں ۳: ۱۱)۔ یہی پولس کا منزلِ مقصود تھا۔ کہ جس کی طرف وہ اپنی ساری طاقت سے دوڑ رہا تھا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ "میں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر میں نے ساری چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں۔ اور اُس میں پایا جاؤں"۔ اور کہ "میں اُس کو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قدرت کو معلوم کروں۔ (فلپیوں ۳: ۸-۱۰) وہ کیوں کہے۔ کہ "میں کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجے تک پہنچوں"۔ اگر صرف ایک ہی قیامت یعنی مُردوں کی عام قیامت ہے؟ اور اگر بائبل کی یہ تعلیم تو حضرت پولس کی ان باتوں کا مطلب کبھی بھی سمجھ میں نہ آئیگا۔ تب وہ آرام سے بیٹھ سکتا تھا۔ جس طرح کہ آج کل بہت سارے لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر وہ فرسی کیوں نہ رہتا۔؟ اور یسوعؑ کو آخر تک کیوں نہ ستاتا رہتا؟ اور اگر یہ اُس کا مقصد ہوتا۔ تب بھی وہ عام قیامت تک پہنچتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پولس کا مطلب ایک خاص قیامت کا یعنی پہلی قیامت کا تھا۔ اور اسی میں شامل

ہونے کے لئے وہ اپنے سارے زور سے کوشش کر رہا تھا۔ اگر صرف ایسی جگہ میں پہلی قیامت کا ذکر ملتا تو بھی عام قیامت کے خیال کو اُٹھانے کے لئے کافی ہوتا۔ لیکن اور بھی ذکر ہے۔ یہ لفظ "مُردوں میں سے جی اُٹھنا" رسول کی باتوں کا یونانی زبان میں پورے معنے نہیں دیتا۔ اس کا پورا ترجمہ یہ ہے کہ میں کسی طرح مُردوں کے بیچ میں سے نکلنے کی قیامت کے درجے تک پہنچوں" اگر خدا کے نرسنگے پھونکتے وقت سارے مُردے اکٹھے جی اُٹھینگے تو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی قیامت کے ذکر کی کیا ضرورت ہے؟ عام قیامت کا خیال ایسا مشکل ہے کہ مانا نہیں جاتا۔ انجیل یوحنا بارہ باب کی پہلی آیت میں ہمیں حضرت پولس کی تعلیم کی ایک مثال ملتی ہے۔ وہاں ہم پڑھتے ہیں کہ "لعزر جسے یسوع نے مُردوں میں سے جلایا تھا"؛ جب لعزر اُٹھا تب سارے مُردوں کی قیامت نہ ہوئی بلکہ ایک قیامت صرف مُردوں میں سے "جب لعزر اُٹھا تب باقی مُردے نہ اُٹھے" (فلپیوں ۳:۱۱) کی صاف تعلیم یہی ہے کہ بعضے جیئینگے اور اُٹھینگے اور نکلینگے اور باقی رہی قبروں میں رہینگے۔ پولس رسول کا مقصد یہ تھا کہ وہ کسی طرح اُن بعضوں میں شامل ہو جائے۔

پھر مُقدس لوقا ۱۴:۱۴ میں خداوند یسوع مسیح کیوں فرماتا ہے کہ "راستبازوں کی قیامت میں بدلہ ملیگا"۔ اگر یہی راستبازوں کے بیچ میں سے "قیامت نہ ہو" نہیں تو وہ کیوں نہ کہتا کہ "مُردوں کی قیامت میں"؟ لوقا ۲۰:۳۵ میں یہاں صاف فرمایا گیا کہ "جو لوگ اس لائق ٹھہرینگے کہ مُردوں میں سے جی اُٹھیں"۔ اس بات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو لائق نہیں ٹھہرتے سو وہ مُردے ہیں۔ جن میں سے وہ چُنے جاتے ہیں۔ جو لائق ٹھہرتے ہیں۔ وہ جو لائق نہیں ہیں سو دوسری قیامت تک پھر نہ جیئینگے۔ پھر اگر دو قیامتیں نہیں تو عبرانیوں ۱۱:۳۵ میں

اس لفظ "بہتر قیامت" کے کیا معنے ہیں؟

بائبل شریف ایسی ہی تعلیم کو نہیں اٹھاتی سو سب جگہوں میں جہاں قیامت کا ذکر ملتا ہے۔ جن سے پہلے پہل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راستباز اور ناراست اکٹھے ہی جی اُٹھینگے۔ ان باتوں کو اُن باتوں سے ملانا چاہئے۔ جو ہم دیکھ چکے ہیں۔ اور جن کا مطلب بڑی صفائی سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والے آپس میں چرچا کریں کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے کیا معنے ہیں؟ (مرقس ۹: ۱۰)

چوتھا باب (۴)

برگزیدوں کا ہوا میں اُٹھایا جانا اور اسکے بعد کے واقعات

ہم نے دیکھا ہے کہ ایماندار مُردے اور ایماندار "جو خداوند کے آنے تک باقی رہینگے" دونوں سب کے سب نرسنگے کی آواز سنینگے۔ اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اور لوگ بھی یہ آواز سنینگے؟ اس بات کی بابت تاکیداً تعلیم نہیں دی جاتی۔ لیکن اگر اور لوگ یہ آواز سُن بھی سکیں۔ صرف وہی سمجھینگے جو اس کے معنے جانتے ہیں۔ اور صرف وہی خدا کی قدرت سے ہوا میں اُسے ملنے کے لئے اُٹھینگے۔ باقی جو پیچھے رہ جائینگے۔ سو بڑے حیران ہونگے۔ کہ وہ جو "لئے گئے" کہاں گئے۔ جس وقت کہ "وہ جو مسیح میں موئے" "اُٹھائے جاتے ہیں۔ اُسی وقت زندہ ایماندار بدل جاتے ہیں" "دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب تو نہیں سوئینگے۔ مگر سب بدل جائینگے۔ اور یہ ایک دم میں۔ ایک

پل بھر میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہوگا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا۔ اور مردے غیر فانی حالت میں اُٹھینگے۔ اور ہم بدل جائینگے۔ کیونکہ ضرور ہے۔ کہ یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے" (۱ کرنتھیوں ۱۵: ۵۱-۵۳)۔

ہمارا وطن آسمان پر ہے۔ اور ہم ایک منجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ وہ اپنی اُس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے۔ ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائیگا۔" (فلپیوں ۳: ۲۰ و ۲۱)

یہ لفظ ایک تمثیل میں ہمیں سکھاتا ہے کہ یہ عجیب تبدیلی کیسی ہی جلدی ہو جائیگی۔ پھر جب وہ "جو مسیح میں مُوئے" اُٹھائے گئے اور جو مسیح کے ایماندار زندہ ہیں رسوید دیے گئے۔ تب وہ دونوں "ایک ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے۔ تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔" (۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۷)۔ "ایمانداروں کا اُٹھایا جانا" اسی کو کہتے ہیں۔ جن بادلوں نے اُس زمانے میں ہمارے پیارے خداوند کو ہماری نظروں سے چھپا لیا تھا۔ وہی پھر گاڑیوں کی طرح جوتے جائینگے "تاکہ ہمیں اُس کی حضوری میں پہنچائیں" "اس طرح ہم ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہینگے"۔ اے مبارک دن جلد آ!

اس کے بعد خداوند زمین پر اُتریگا۔ لیکن اس کا ذکر پیچھے آئیگا۔ اس کا اپنے برگزیدوں کو کھینچنے کے لئے ہوا میں آترنے کی اچھی مثال مقناطیس سے ملتی ہے فرض کرو کہ میز پر لوہے کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور سوئیاں پڑی ہوئی ہیں۔ اور اُن کے ساتھ بہت سارے سونے اور چاندی کے زیور۔ اچانک کوئی ایک مقناطیس لے کر ان کے نزدیک لاتا ہے۔ اور دیکھو فوراً مقناطیس کو لوہے

کے لئے وہ سب لوہے کے ٹکڑے اور سوئیاں اُڑ جاتی ہیں۔ لیکن زیوروں پر کچھ بھی تاثیر نہیں ہوتی۔ وہ میز پر بے جان پڑے رہتے ہیں۔ جبکہ لوہا مقناطیس کے فرمان پر اُڑ جاتا ہے۔ اب دیکھو جیسا کہ ضرور نہ تھا کہ مقناطیس لوہے تک اُتر کے اُسے چھوئے۔ لیکن اس کے نزدیک آنے پر فوراً لوہا اُس کے ملنے کے لئے اُڑا۔ ویسا ہی جب مسیح ہوا میں اُتریگا۔ وہ جن کا رشتہ اُس کے ساتھ ہے۔ اُس کے ملنے کے لئے اُٹھ جائینگے۔ لیکن اور بہت سارے لوگوں پر (جن میں کوئی بڑے بڑے آدمی بھی شامل ہونگے) اُس طاقت کی کچھ بھی تاثیر نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے اور لوگ ان کے پاس سے اُٹھائے گئے۔ "اسی طرح ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔ اُس وقت دو آدمی کھیت میں ہونگے۔ ایک لے لیا جائیگا۔ اور دوسرا چھوڑ دیا جائیگا۔ دو عورتیں چکی پیستی ہونگی۔ ایک لے لی جائیگی۔ دوسری چھوڑ دی جائیگی۔" (متی ۲۴: ۳۹-۴۱)

بہت سارے لوگ بائبل شریف کی اس بات کو بالکل نہیں سمجھتے۔ اور نہ اس کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن روح القدس چاہتا ہے۔ کہ ہم اُسے سمجھیں۔ لوگوں کے خیالوں سے دُنیا کے آخر کے بارے میں لوگوں کے جو خیال پائے جاتے ہیں وہ ان باتوں سے نہیں ملتے۔ لیکن جب ہم اُن پر کلیسیا کے اُٹھائے جانے کے خیال سے غور کرتے ہیں۔ تو بڑے صاف ہو جاتے ہیں۔ وہ جو تیار ہیں۔ وہ دولہا کے ساتھ شادی کے گھر میں داخل ہونگے۔ لیکن اُن کو جو تیار نہیں ہیں۔ وہ دولہا فرماتا ہے کہ "میں تمہیں نہیں جانتا"۔ (عبرانیوں ۹: ۲۸) کی باتوں پر پھر غور کرو۔ کہ "دوسری بار مسیح اُن کو دکھائی دیگا۔ جو اس کی راہ دیکھتے ہیں"۔ شاید ایسا ہوگا۔ کہ جن کی نظر دلی آنکھیں ہمیشہ زمین پر لگی رہتی تھیں۔ اور نہ آسمان پر۔ وہ اُسے اس وقت نہ دیکھینگے۔ اُن کی آنکھیں

کبھی سوچ پر نہ گئی تھیں۔ اس لئے وہ پیچھے رہ گئے۔

اُس دن جو شاید جلد آئیگا دنیا میں کیسا شور مچیگا جب بے ایمان اور طعنہ مارنے والے جو بہت دیر سے چلا رہے ہیں۔ کہ "وہ کہاں گیا" اس کے آنے کا وعدہ؟ تب اس زندگی کے سبب سے بھاری بھید کو اپنے سامنے دیکھینگے وہ اپنے اُن عزیزوں کو ڈھونڈنے جائینگے۔ جو کہ غائب ہو گئے۔ لیکن اُنکو پائینگے نہیں۔ جیسا کہ اُن شاگردوں نے بھی ایلیاہ نبی کو نہ پایا تھا۔ اگرچہ وہ تین دن تک اُسے پہاڑوں اور میدانوں میں ڈھونڈھتے رہے۔ جیسا کہ حنوک کی بابت لکھا ہوا ہے (عبرانیوں ۱۱: ۵) کہ "اُس کا پتہ نہ ملا۔ کیونکہ خدا نے اُسے اُٹھا لیا تھا۔ ویسا ہی اُس روزِ عظیم میں کروڑوں کے ساتھ ہوگا کہ "ان کا پتہ نہ ملا۔ کیونکہ خدا نے اُن کو اُٹھا لیا تھا۔ جب یہ اُٹھایا جانا واقع ہوگا تب اخباروں میں لکھنے والوں کو بہت سی خبریں لکھنے کو ملینگی۔ اور عجیب باتوں کے شوقینوں کو بہت سارے لوگوں کے اچانک گم ہو جانے کے قصے پڑھنے کو ملینگے۔ اس سے پہلے کُل اخباروں میں روحانی باتوں کی اتنی خبریں کبھی نہ ملیں۔ اس روز کتنوں کے دل بڑے بھاری خوف سے پانی ہو جائینگے۔ اور اُن کے چہروں پر زردی چھا جائیگی۔ اور وہ چلا اُٹھینگے۔ کہ "ہائے ہم چھوڑ دیئے گئے! ہم چھوڑ دیئے گئے!" اُس آدمی کو جو پہلے متکبر ہوکے کہتا تھا کہ میری بیوی کی دینداری اس کے لئے اور میرے لئے بھی کافی ہے۔ مجھے ان باتوں کے لئے فرصت نہیں۔ اُس دن شہر میں اپنے دفتر میں کام کرتے ہوئے اپنے گھر کی بابت ایک ہولناک خبر ملیگی۔ وہ فوراً گاڑی میں سوار ہو کر اپنے گھر کو دوڑا آئیگا اور وہاں اُسے پتہ لگیگا کہ اس کی بیوی ہے نہیں۔ اور کہ اُس کی ایک ہی بیٹی جو کہ نہ اپنی ماں کے بلکہ اپنے باپ کے قدموں پر چلنے والی تھی۔ سخت خوف

سکتا ہے پژمردہ ہو گئی۔ ماں بیٹی دونوں اکٹھی ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں جب ایک پل میں بیٹی کی آنکھوں کے سامنے ماں کی شکل بدل گئی" اور اُسی دم اُس کی نظر سے غائب ہو گئی۔ اپنی ماں کے خدا کو نہیں بلکہ اس دُنیا کی عیش و عشرت کو بیٹی نے اپنے واسطے پسند کیا تھا۔ اور اب اُس کا پھل اس کی خواہش سے زیادہ اُسے ملیگا۔ لیکن کیتوں کے دل اُس وقت ایسے سخت ہو سکتے کہ وہ اس بات پر خوشی کرینگے۔ کہ اب وہ "ریاکار" اس دُنیا سے نکل گئے۔ اُن کا یہ خیال ہوگا۔ کہ اب ہم اپنی مرضی کے مطابق خوشی کر سکتے ہیں۔ اور ہمیں کوئی منع نہ کریگا۔ لیکن اُن کی یہ خوشی بہت ہی جلدی غم سے تبدیل ہو جائیگی؛

پھر ایک اور سوال ہمارے پیش آتا ہے۔ یعنی یہ کہ" وہ کون ہیں جو اٹھائے جائینگے؟" اس سوال کے دو جواب ہیں +

اول۔ عام خیال یہ ہے کہ سارے ایماندار اُٹھائے جائینگے۔ یعنی وہ سارے جن کا رشتہ خداوند سے ہے۔ اور جن میں اُس کی روح بستی ہے۔ اگرچہ وہ آمد کے مسئلہ کو بھی نہ مانتے ہونگے۔ یعنی وہ سب جو سچ مچ خداوند کی طرف پھرے ہیں۔ اگرچہ وہ اُس کے آنے کی راہ نہ بھی تاکتے ہونگے۔ کہ یہ سب کے سب اُن برگزیدوں میں شامل ہونگے۔ جو کہ اُٹھائے جائینگے کیونکہ وہ سب اس کے دیکھنے سے خوش ہونگے۔

دوم۔ لیکن اور بھی بائبل شریف کے پڑھنے اور کھوجنے والے (اور ان میں کئی معزز اور عزت دار اشخاص شامل ہیں) یوں کہتے ہیں کہ وہ نہیں وہ صرف اُنہی پر ظاہر ہوگا۔ جو اُس کی راہ تاکتے ہیں۔ فقط اُن کو لینے کے لئے آئیگا۔ جو اُس کی انتظاری میں ہیں۔ فقط وہی کنواریاں، جن کی مشعلیں جلتی

تھیں۔ شادی کے گھر میں جانے کے لائق تھیں (مقدس لوقا ۲۱: ۳۶) کے
شاید یہ معنے ہوں۔ کہ وہ بھی جو نہیں جاگتے۔ اُن سب باتوں سے جو کہ ہونے
والی ہیں۔ نہیں بچینگے۔ مصنف کی دلی خواہش ہے۔ کہ پہلی رائے درست ہوگی
تو بھی کئی لوگ دوسری رائے پر بہت زور دیتے ہیں۔ اگر ان کی رائے
درست ہوگی۔ تو ہمیں اس بات کی نسبت اپنے دل کو کیسی حالت میں رکھنا
چاہئے؟ صرف ایک ہی یعنی ہر وقت انتظاری کی حالت میں۔ "اس لئے
جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ابن آدم کس دن یا کس گھڑی آئے گا"
اور اگر پہلی رائے درست ہو تو بھی ہمارے لئے بہت بہتر ہوگا۔ کہ ہم جاگتے
رہیں کیونکہ تب اس کے سامنے فرمانبردار بچے ٹھیرینگے۔ پر اگر دوسری رائے
درست ہو تو بے شک ہمارے لئے نہایت ہی ضروری اور بہتر ہے کہ ہم جاگتے
رہیں۔

اس بات کے لئے ہم اپنے آپ کو پرکھیں۔ کیا مسیح کے آنے کے بارہ میں
ہمارے دل کی حالت ویسی ہی ہے جیسا کہ ہمیں فرمایا گیا؟۔ کتنی دفعہ ہمیں
فرمایا گیا۔ بلکہ تاکید کیا گیا ہے کہ "جاگتے رہو!" (مقدس متی ۲۴: ۴۲) اور ۲۵-۱۳
(مقدس مرقس ۱۳: ۳۳ و ۳۵ و ۳۷)۔ (لوقا ۱۲: ۳۷) اور (۲۱: ۳۶)۔ ہم گویا
اپنے مالک کی حضوری میں ہو کے اپنے آپ سے پوچھیں۔ کہ "کیا میں اس طرح
سے جاگتا رہتا ہوں؟"۔ اگر ہم نہیں جاگتے رہتے۔ تو ہم نافرمان ہیں۔ اور
شاید اس بات میں نافرمانی کرنے کا ہمارے لئے بہت ہی برا نتیجہ ہوگا۔
جیسے کہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ اگر ہمیں پہلے سے خبر ہو۔ تو ہم تیار ہو سکتے ہیں۔
پہلے زمانے میں مسیحی نہ صرف اس لئے خدا کی طرف پھرے کہ اُس کی بندگی کریں
بلکہ اس لئے بھی کہ "اس کے بیٹے کے آسمان پر سے آنے کے منتظر رہیں"

(تھسلنیکیوں ۱:۱۰) اور اُن کی تعریف کی گئی - اس لئے - کہ وہ اس طرح منتظر رہتے تھے (اکرنتھیوں ۱:۷)، کیا ہم بھی اس تعریف کے لائق ہیں؟ - حضرت پولس کے خطوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں سب جن کا "وطن آسمان پر ہے" اپنے منجی کے انتظار میں زندگی گذارتے تھے (فلپیوں ۳:۲۰) دیکھو "رات بہت گذر گئی ہے - اور دن نکلنے والا ہے" اس لئے ہم کو بھی جو اُسی حالت میں شریک ہیں - کتنا زیادہ جاگتے رہنا چاہئے ؟ کیا ہم ایسا ہی کرتے ہیں؟ - خدا کے فضل نے پہلے زمانے کے مسیحیوں کو سکھلایا تھا کہ وہ یسوع کو اپنی "امید" جان کے زندگی بسر کریں - کیا وہ فضل ہم کو بھی ایسا نہیں سکھاتا؟ کیا پچھلے زمانے کے مسیحی کسی اور بات کی انتظاری کریں؟ یا کیا ہمارے ہی دل بھاری نہیں ہو گئے؟ اور ہمارے ہی کان بہرے؟ ہمارے مالک نے خود ہی فرما دیا کہ "تم اُن آدمیوں کی مانند رہو جو اپنے مالک کی راہ دیکھتے ہوں" (لوقا ۱۲: ۳۶) - لیکن ہم اُن آدمیوں کی مانند کس طرح ہو سکیں اگر ہم یقین بھی نہیں کرتے کہ وہ آئیگا - یا اگر اس کا آنا کبھی ہماری یاد میں بھی نہیں آتا؟

اس بات کی یاد سے اپنے خدا کے سونپے ہوئے کاموں کو ایمانداری سے کرنے کی ہمیں کتنی ہی طاقت ملتی ہے - ایک دن کسی پادری صاحب نے خداوند کی آمد پر وعظ کیا - اس کے وعظ کو سن کر کسی دوسرے پادری صاحب نے اس کے حق میں کہا کہ "واعظ ان کیوں ایسے مضمونوں پر وعظ نہیں کرتے جو کہ سننے والوں کی روزمرہ کی زندگی میں مدد دینگے؟" - کیا اس بات سے ایسی امداد نہیں ملتی؟ - ہاں خدا کی ساری بائبل شریف کی باتوں میں اس سے زیادہ کوئی مبارک اور امداد دینے والی بات ملتی ہی نہیں - کہ "خداوند آتا ہے"

مبارک ہے وہ نوکر جس کا مالک آکر اُس کو ایسا ہی کرتا پائے" (لوقا ۱۲: ۴۳)
وہ نوکر جو اپنے آپ کو یہ کہکر تسلی دیتا ہے۔ کہ میرے مالک کے آنے میں دیر
ہے؟ یا جو ٹھٹھے بازوں کے ساتھ پوچھتا ہے کہ "اُس کے آنے کا وعدہ
کہاں گیا"؟ وہ زیادہ جلدی "بے ایمانی کی آزمایش میں پڑ کر اس میں گرفتار
ہوگا۔ اُس دن اُس نوکر پر افسوس" (لوقا ۱۲: ۴۶)

دل اور چال چلن کی پاکیزگی کے حاصل کرنے میں ہمیں اس بات سے
کتنی ہی طاقت اور مدد ملتی ہے۔ "اے بچو تم اس میں قایم رہو تاکہ جب وہ
ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو۔ اور ہم اُس کے آنے پر اُس کے سامنے شرمندہ نہ
ہوں" (۱ یوحنا ۲: ۲۸) اُس کے آنے پر کسی نہ کسی سبب سے کتنے ہی چہروں
پر شرمندگی اور پریشانی چھا جائیگی۔ "لیکن جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے
اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ پاک ہے" (۱ یوحنا ۳: ۳) آہ
کیسی ہی شفقت اور شیرینی کی بات ہے مالک اُن نوکروں کو فرماتا ہے۔ جن کو وہ
جاگتے پائیگا کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ کمر باندھ کر اُنہیں کھانا کھانے
کو بٹھائیگا۔ اور پاس آ کر اُن کی خدمت کریگا" (لوقا ۱۲: ۳۷) مشکل سے ہمارا
ایمان اس بات کو پکڑ سکتا ہے۔ مبارک مبارک ہیں وہ نوکر! مبارک
بھی وہ جسے اُس کا مالک آکے ایسا کرتا پائیگا۔ وہ اُسے اپنے سارے مال کا
مختار کریگا" (لوقا ۱۲: ۴۴)

پھر ہمیں اس تعلیم سے ایک اور تسلی بخش بات ملتی ہے۔ سو یہ ہے کہ
یسوع کے دل میں کیسی خوشی پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ دنیا میں
میرے لوگ بعض کس قدر پردیسیوں اور مسافروں کی مانند رہتے ہیں کہ وہ کس
قدر شوق اور ذوق سے اپنے دلوں کو اُٹھاتے ہیں کہ وہ کس طرح اپنے جیبوں

کو ٹھنڈا کر کے قرار دیتے ہیں۔ اور اُبھارتے ہیں۔ جب تک کہ وہ بھی کہہ سکیں کہ میں نے اپنے جی کو ٹھنڈا کیا۔ اور اُسے قرار دیا۔ جیسے کہ دودھ سے چھڑائے ہوئے لڑکے کا جو اپنی ماں پاس ہے۔ ہاں میرا جی میرے بیچ میں ایسا سا ہے۔ جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو۔" (زبور ۱۳۱: ۲) وہ جانتے ہیں کہ وہ آتا ہے۔ اور اُس کے دیکھنے کی بڑی آرزو سے اُن کے دل اُن میں تڑپتے اور چلاتے ہیں کہ "اے خداوند یسوع جلد آ" جب جدائی کے دن گذر جائینگے اور آخرکار وہ آئیگا۔ جب وہ اُنہیں تیار اور اپنے مبارک آنے کی انتظاری کی حالت میں پائیگا۔ تب خداوند کا دل کیسا خوش ہوگا۔ پر اگر وہ آ کے اپنے لوگوں میں سے بعضوں کو تیار نہ پائیگا۔ کیونکہ وہ اُس کی آمد کی طرف سے بالکل بے پرواہ اور بے لحاظ رہتے ہیں۔ تب ہمارے پیارے خداوند کے دل کو کیسا رنج ہوگا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائیگا۔" (متی ۲۴: ۴۴)

پانچواں باب (۵)

بڑی مصیبت کے دن

اب ہم اس پر غور کریں کہ برگزیدوں کے اُٹھائے جانے کے بعد زمین پر کیا واقع ہوگا۔ یہودی لوگ بے ایمانی کی حالت میں کنعان کے ملک میں واپس جائینگے۔ یہودیوں کے دونوں فرقے ایک قوم بن کے اپنے ملک میں

واپس جائینگے - لیکن اُن کی قوم اب تک بے ایمانی کی حالت میں ہوگی - تو
بھی بعضے اُن میں سے اپنے ملک میں پہنچکر ایمان لائینگے - اور یہی لوگ اُسے
بڑی مصیبت کے سبب دنوں میں یہودیوں کا ایماندار بقیہ ہونگے - اُن کے
باپ ابراہیم کے خدا کا ہاتھ اُن سبھوں پر ہوگا - لیکن جب تک چھڑانے والا
صیہون کو نہ آوے تب تک کلام اللہ کی وہ بات پوری نہ ہوگی کہ " اس
صورت سے تمام اسرائیل نجات پائیگا " (رومیوں ۱۱: ۲۶) - آج کل یہودی
لوگ اپنے خاندانوں اور بچوں سمیت اپنے ملک میں کثرت سے جا رہے
ہیں - اور اس بات پر غور کرنے سے بائبل کی پیشینگوئیوں کے کھوجنے والے
ہوشیار ہو جاتے ہیں - کیونکہ یہ یہودی قوم کے پھر بحال کرنے کی تیاری ہے
جس کی بابت نبیوں نے بہت پیشینگوئیاں کی تھیں ٭

ساری باتیں جو یہودیوں کے بارے میں ہو رہی ہیں - اور ہونے والی
ہیں - اس چھوٹی کتاب میں مذکور نہیں ہو سکتیں - لیکن بڑی بھاری باتیں یہی
ہیں - اور جو ان کی تحقیق کرنا اور اُن کو سمجھنا چاہتے ہیں - سو اُن عالموں کی کتابوں
کو دیکھیں جنہوں نے اس بات کی تحقیق میں اپنی ساری عمر صرف کی ہے - لیکن
زیادہ ضروری اور عام فائدے کے لئے یہ ہے کہ ہم اس بڑی مصیبت کے
دنوں پر غور کریں - کیونکہ اس میں سے ان سبھوں کو گذرنا پڑیگا - جو برگزیدوں
کے اُٹھائے جانے پر پیچھے رہ جائینگے " میں بھی آزمایش کے اس وقت تیری
حفاظت کرونگا - جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے
والی ہے " (مکاشفہ ۳: ۱۰) - یہ ایک خاص آزمایش ہے - جو اب تک ہونے
والی ہے - اور جو عوام کو آزمائیگی - یہ وہی آزمایش کی گھڑی ہے - جس میں
سے بہتوں کو گذرنا پڑیگا - لیکن بعضے اُس سے بچائے جائینگے - وہ کس طرح

بچائے جانیکے! اُس کی ملاقات کے لئے اُٹھائے جانے سے جو فرماتا ہے۔ کہ "دیکھ میں جلد آتا ہوں" اور وں کے حق میں یوں فرمایا گیا ہے کہ "یہ وہی ہیں جو اُس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں" یہ عام مصیبت کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن اُس خاص بڑی مصیبت کا۔ وہ مصیبت اور مصیبتوں سے خاص اور الگ کی گئی۔ اور اُن سے بڑھ کر وہی بڑی مصیبت ہے۔ جو کہ یہاں "مصیبت کی گھڑی" سے مذکور ہے ؞

پھر اگر کوئی پوچھے کہ "یہ مصیبت کے دن کتنی دیر تک رہیں گے!"۔ پیشینگوئیوں پر سب غور کرنے والے جو کہ مانتے ہیں کہ مسیح ہزار سالہ بادشاہی سے پیشتر آئیگا۔ سو سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ زمین پر ایک خاص بڑی مصیبت ہو گی۔ اور قریباً سارے اس پر بھی متفق ہیں کہ برگزیدوں کے اُٹھائے جانے اور مسیح کے اُن کو ساتھ لے کر قدرت اور بڑے جلال سے ظاہر ہونے کے درمیان یہ بڑی مصیبت واقع ہو گی۔ اور کہ اُس کا سب سے بڑا زور ساڑھے تین سال تک یعنی دانیل نبی کے سترویں (۷۰) ہفتے کے دوسرے حصے تک رہیگا۔ لیکن ہم یقین جانتے ہیں کہ چاہے کتنی ہی تھوڑی دیر تک وہ رہے۔ اُن بدنصیب لوگوں کے لئے جن کو اُن کے بیچ میں سے گذرنا پڑیگا وہ بہت ہی دیر معلوم ہو گی مسیح اپنے لوگوں کو لینے کے لئے ہوا میں اُتریگا اور اپنے برگزیدوں کو ساتھ لے کر اس کا ظہور ہو گا۔ تاکہ زندوں کی عدالت کرے۔ ان دونوں ماجروں کے درمیان یہ بڑی مصیبت واقع ہو گی جو واقعات بڑے اندھیرے اور بڑی مصیبت کے دنوں میں زمین پر ہونے والے ہیں۔ ان کو یُوحنّا رسول مکاشفہ کی کتاب میں کہتا ہے کہ "جو بعد ان کے ہونے والی ہیں۔ اور یہ ہمارے اُبھارنے کے لئے لکھی گئی ہیں۔ بہتوں کو

مکاشفہ کی کتاب بہت ہی مشکل معلوم دیتی ہے۔ لیکن روح القدس نے اُن کی مشکلوں کو ہمارے لئے کھولدیا ہے ۔۔

اگر ہم مکاشفہ ۱: ۱۹ کو دیکھیں تو ہم پر روشن ہو جائیگا کہ یہ کتاب تین حصوں میں تقسیم ہے۔ اول "جو باتیں تو نے دیکھیں"۔ دوم "جو ہیں" سوم "جو اُن کے بعد ہونے والی ہیں"۔ "جو باتیں یوحنا نے دیکھیں" سو اُس نے باب ۱۰۔۱۹ میں لکھیں "جو ہیں" سو دوسرے اور تیسرے باب میں لکھی ہوئی ہیں یعنی وہ خط جو ساتوں کلیسیاؤں کو لکھے گئے۔ "جو اُن کے بعد ہونے والی ہیں" سو چوتھے باب سے لیکے آگے لکھی ہوئی ہیں۔ دوسرے اور تیسرے بابوں میں کلیسیا کے زمانے کی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ یعنی "جو باتیں ہیں" کلیسیا کے زمانے کے آخر میں جب برگزیدے اُٹھائے جائینگے۔ تب دنیا کا زمانہ شروع ہوگا۔ اور جو باتیں ان کے بارے میں لکھی ہوئی ہیں۔ سو ہمیں چوتھے باب سے لیکے آگے کو ملتی ہیں۔ ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸ میں ہم پڑھتے ہیں کہ جھوٹے مسیح کو اس بے دین کو خداوند (یعنی آمد کی تجلّی سے نیست کریگا" یعنے جب مسیح زمین پر اُتریگا۔ اور اپنے لوگوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ مکاشفہ کی کتاب کے اُنیسویں باب کے آخر میں ہم پڑھتے ہیں کہ جب مسیح ہزار سال تک راج کرنے کے لئے ظاہر ہوگا۔ تب حیوان اور جھوٹا نبی نیست کئے جائینگے۔ جس طرح بعض ہونے والی باتوں کی نشانیاں پہلے سے دکھائی دیتی ہیں۔ اُسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ جو باتیں مکاشفہ کے باب ۴ سے باب ۱۹: آیت ۲۰ تک لکھی ہوئی ہیں۔ سو اُنیسویں صدی مسیحی کے واقعات میں کسی قدر پوری ہو چکی ہیں۔ لیکن کامل طور پر وہ اُس عرصے میں پوری ہونگی جو کہ "خداوند کے آنے" اور "خداوند کے دن" کے درمیان ہوگا۔ اگر ہم ان

بات کو یاد رکھیں تو ہمارے لئے کتنی مشکل کشائی ہوگی۔ اب پڑھنے والا ان باتوں پر غور کرے۔ اور معلوم کرے کہ اُن لوگوں کو جو پیچھے رہ جائینگے (چھوڑ دیئے جائینگے) اس لئے کہ وہ ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کے لائق نہ تھے" کس قدر مصیبتیں اُٹھانی پڑینگی۔ وہ متی ۲۴: ۲۱۔۲۲ پر بھی غور کرے۔ اور خداوند یسوع کی باتوں کو سیکھے کہ "اُس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دُنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائینگے"

کیا ہر ایک پڑھنے والا دل سے یہ دُعا نہ کریگا۔ کہ "اے خداوند کریم ان سبھوں سے مجھے اور میرے عزیزوں کو بچا"۔ بچنے کی ایک ہی راہ ہے یعنی یہ کہ ہم روحانی طور پر خداوند کے ساتھ جوڑے جائیں۔ روح القدس کی بلاہٹ پر تعمیل کریں۔ اور اسی طرح سے بلائے ہوؤں میں شامل ہو جائیں۔ زندہ ایمان سے خدا کے ساتھ رشتہ رکھیں۔ اور اُس کے فرمان کے بموجب ہمیشہ خداوند کے آنے کے منتظر رہیں۔

خداوند کا آنا اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے اور اُس کا آنا اُن کو ساتھ لئے ہوئے ان دونوں واقعات کے درمیان جو عرصہ گذریگا سو بائبل شریف کے کسی اور مقاموں میں مذکور ہے پڑھنے والا مکاشفہ ۷: ۴ اور ۹ کو پڑھ کر اور یہ ذکر پاکے کہ اس بڑی مصیبت کے دنوں میں بھی لوگ ایمان لائینگے۔ شاید یہ سوال کرے کہ کیا "اُس مصیبت کے دنوں میں بھی لوگ ایمان لائینگے؟ بے شک کیونکہ مکاشفہ ۷: ۴ میں ہم پڑھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ اس بڑی مصیبت کے دنوں میں بھی بنی اسرائیل زمین پر تھے۔ اور زمین ہی پر اُن کے ماتھوں پر مہر کی گئی۔

مکاشفہ میں ہو کے رویا میں نبی کیا دیکھتا ہے کہ غیر قوموں میں سے ہر ایک قوم اور قبیلے اور امت اور اہل زبان میں سے ایک بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ خدا کے تخت کے آگے کھڑی ہے۔

"وہ کہاں سے آئے؟ یہ وہی ہیں۔ جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ اب انہوں نے اپنے جامے برّے کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔" لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا ہوا تھا جس وقت کہ برگزیدے زمین پر سے اٹھائے گئے تھے نہیں تو یہ بھی اُن میں شامل ہو کے اٹھائے جاتے۔ لیکن جب اُس بڑی مصیبت کے دن شروع ہوئے اور اُن پر آزمائشوں کا نہایت ہی زور پڑا تب انہوں نے مسیح کو قبول کیا۔ اور اپنے تئیں اس کو دے دیا جیسا کہ اُن کو پہلے سے کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ "اُس وقت تو سارے مسیحی زمین سے اٹھائے گئے ہونگے۔ یہ لوگ کس طرح ایمان لائے۔ جبکہ اُن کو کوئی انجیل سنانے والا نہ رہا؟" اس کا یہ جواب ہے کہ جب کلیسیا اٹھائی گئی ہے۔ تب خداوند یہودی قوم سے پھر تعلق پیدا کریگا۔ اور اُس عرصہ میں خدا کے مخصوص کئے ہوئے منادی ہونگے۔ لوگ کثرت سے مسیح کی طرف پھرینگے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے پڑھا تھا کہ اس بڑی مصیبت کے چھوٹے سے عرصے میں خون خریدی جماعت بے شمار ہو گی۔ اسی عرصے کے آخیر میں اور "ابن آدم کے بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آنے سے پیشتر" "غیر قوموں کی میعاد" پوری ہو جائیگی۔ یعنے اُس کے اپنے برگزیدوں کو ساتھ لئے ہوئے ظہور سے ذرا پیشتر (لوقا ۲۱: ۲۰ سے ۲۸ تک پڑھو) اس سے یہی معنے نکلتے ہیں۔ کیونکہ غیر قوموں کی میعاد کے پورے ہونے پر زور دیا جاتا ہے ابن آدم کے ظہور کی قوت سے دُنیا کی قرتیں توڑی جائینگی۔

چھٹا باب (۶)

برّے کا تختِ عدالت اور اُسکی شادی کی ضیافت

اب ہم اس پر غور کریں کہ جس وقت کہ زمین پر یہ بڑی مصیبت ہو رہی ہے تو اُس وقت اُن ایمانداروں کے ساتھ جو آنے والی آزمایش سے پہلے اُٹھائے گئے تھے۔ کیا ہو رہا ہے۔ جو اب وہ مسیح کے تختِ عدالت (یونانی زبان میں بیما) کے سامنے ظاہر کئے گئے"۔ کیونکہ "ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے اُن کاموں کا بدلہ پائے۔ جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ بُرے" (۲ کرنتھی ۵: ۱۰)

بہت لوگ اس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ اس لفظ "ہم" سے صرف ایماندار ہی مراد ہیں۔ ہم ان لفظوں سے کہ "پس ہم خداوند کے خوف کو جان کر آدمیوں کو سمجھاتے ہیں" (۲ کرنتھیوں ۵: ۱۱) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول عام طور پر ہر ایک شخص کے ظاہر کئے جانے کا ذکر کرتا۔ خواہ وہ ایماندار ہو یا بے ایمان۔ لیکن چاہے کسی طرح سے ہو۔ اس جگہ میں وہی ظاہر کیا جاتا جو کہ خداوند کے ہر ایک خادم پر وارد ہوگا۔ رسول کا مقدم خیال معلوم دیتا ہے۔ ایمانداروں کی ایسی عدالت نہ ہوگی جیسے کہ کسی قیدی کی ہوتی ہے۔ جسے پھانسی ملنے یا نہ ملنے کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ پر اُن کا تختِ عدالت کے سامنے ظاہر کئے جانے کا یہ مطلب ہے کہ اُن کی ساری زندگی کا حال اُنکے

سامنے کھولا جائیگا۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ ان کے دلوں کی اصلی مراد جس کے لئے وہ اپنی زندگی گذارتے تھے۔ سو کیا تھی۔ تخت عدالت کے سامنے جھوٹ سچ پرکھا جائیگا۔ اور سونا اور میل جدا ہونگے۔ لکڑی گھاس اور بھوسہ (۱ کرنتھیوں ۳:۱۲) جل جائینگے۔ باقی صرف وہی رہ جائیگا۔ جو کہ خالص ہو۔ چاہے تھوڑا ہو یا بہت۔

ایماندار مومن میں شامل ہو کے اُٹھائے جائینگے۔ لیکن نوکر ہو کے ان کو حساب دینا پڑیگا۔ کیا ہمارے لئے یہ پرکھا جانا خوفناک معاملہ ہے؟

ہاں اور نہیں بھی۔ نہیں اس لئے کہ خداوند ہماری راستبازی ہے۔ اور وہی خداوند جو ہمارا دولہا ہے سو ہی ہمارا منصف ہوگا۔ جس کے سامنے ہم ظاہر کئے جائینگے۔ جس نے مرنے تک ہمیں پیار کیا تھا۔ سو ہم پر کوئی سختی نہ کریگا۔ اور نہ بے رحمی سے ہمیں شرمندہ کریگا۔ وہ بڑی محبت سے پیش آئیگا۔ اگرچہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے کوئی بھی بات چھپی نہ رہیگی۔ ہم حساب خدا کو ہی دینگے۔ اور ظاہر کی ہوئی باتوں کے سبب سے صرف اسی کے سامنے ہمیں شرمندگی یا شاباشی ملیگی۔ جو سچے دل سے عرض کرے کہ "اے خدا مجھے جانچ اور میرے کاموں کو پرکھ" سو اس ظاہر کئے جانے کو نئی اور نہ معلوم بات نہ جانے ضرور یہ عرصہ ہمارے لئے خوفناک نہ ہوگا بلکہ ہمارا بہت ہی بڑی خوشی کا۔ جب ہم پچھلی دفعہ اپنی زندگی کا حال اس کی پاک آنکھوں کے سامنے رکھینگے۔ ہاں یہ موقعہ ہمارے لئے خوفناک بھی ہوگا۔ کیونکہ ہمیں بھی غداری کا حساب دینا پڑیگا۔ اور ان آنکھوں کے سامنے جو کہ آگ کے شعلے کی مانند ہیں۔ سب بے ایمانی بہت ہی بری اور خراب نکلیگی۔ ہمیں غم کرنا پڑیگا۔ اس لئے کہ ہمارے آگے سے پرکھے جانے کے بعد صرف تھوڑی

ماتی باقی رہیگی۔ اور اس بات سے ہم خوشی کرینگے۔ کہ جو کچھ باقی رہا ہے۔ سو بالکل خالص ہے۔ خواہ بہت ہی تھوڑا ابھی ہو۔ ہم خبردار رہیں کہ اُس دن سے پہلے ہی ہم اُس پرکھنے والی آگ کی تاثیر سے واقف ہو جائیں تاکہ اُس وقت ہم زیادہ نقصان نہ اُٹھائیں۔ کیونکہ یہ نقصان ابدی ہوگا۔ اور اگرچہ وہ ہماری خوشی کو کم نہ کریگا۔ تو بھی بادشاہت میں ہمارا درجہ اسی پر موقوف ہوگا۔ ہماری دلی آنکھیں کیسی کھل جائینگی۔ جب ہم اپنی زندگی کا سارا احوال اُس تیز روشنی کے ذریعے دیکھینگے۔ ہماری روحانی نظر کیسی صاف ہو جائیگی۔ اُس فضل پر ہم کیسا تعجب کرینگے۔ جس نے ہم میں اپنی مبارک تاثیر کی ہے۔ خدا کی عجیب مخلصی اور نجات کے لئے ہم کیسے اُس کا شکر کرینگے۔ ہمارے نفع اور نقصان کی آپس میں کس قدر تبدیلی ہوگی۔ اور اپنی کرتوتوں کے سبب سے ہم اُس وقت شرم اور غم میں مبتلا نہ ہو جائینگے۔ بلکہ ہمارے گناہوں اور ہماری کمزوریوں کے ذریعے اس کی بے مثال محبت کا نور زیادہ تیزی سے چمکیگا۔ اور حضرت داؤد اور حضرت پطرس اور اُن سبھوں کے ساتھ جنہوں نے نظرِ عام کے سامنے بھی بھاری گناہ کیا تھا۔ ہم اپنی بربطوں کو بجائینگے۔ اور اپنے تاجوں کو اس کے آگے ڈال دینگے۔ جس کے فضل نے ہمیں اس مبارک حال میں پہنچایا ہے۔ جس کے خون نے ہمارے سارے گناہوں کو مٹایا ہے۔ اور جس کے حضور میں ہم ایسے حاضر کئے گئے ہیں "جس کے بدن میں داغ یا جھری یا کوئی ایسی اور چیز نہ ہو"۔ (افسیوں ۵: ۲۷)

اب شادی کے لئے دُلہن نے "اپنے آپ کو بالکل تیار کر لیا ہے"۔ (مکاشفہ ۱۹ باب) اُس بڑی کسبی کا دن (راج) گذر گیا۔ اور بابل ہمیشہ تک گرا دیا گیا۔ اور آسمان اُبھارے جاتے ہیں۔ کہ خوشی کریں۔ کیونکہ بدی کا بدلہ

لیا گیا ہے (مکاشفہ ۱۸: ۲۰)۔ لیکن آسمان کی خوشی اور خرمی منانے کا ایک اور سبب یہ بھی ہے کہ دُلہن کی مبارک حالی کے کامل ہونے کا وقت آ پہنچا
آہ وہ روزِ مبارک جس کی خاطر باقی سارے دن ہوئے تھے: "آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں۔ اور اُس کی تمجید کریں۔ اس لئے کہ برّے کی شادی آ پہنچی۔ اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا (مکاشفہ ۱۹: ۷)۔
دُلہن کو شادی کا لباس ضرور چاہئے۔ اور اس جگہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر ہمیں ملتا ہے: "اُس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں" (آیت ۸)۔ خدا کی حضوری کے لئے خدا کی راستی ہمارا لباس ہے۔ شادی کے دن کے لئے کونسا لباس سجے؟

مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام! اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ ساری خوبیاں جو کہ رُوح القدس نے مقدس لوگوں میں پیدا کی تھیں۔ جب اُس نے زندگی بھر اُن کی رہنمائی کرکے اُنہیں جلال تک پہنچایا۔ سو شادی کا خوبصورت لباس بُننے کے لئے استعمال کی جائینگی۔ آہ کیسا فضل! جو خوبیاں اُس نے آپ ہی اُن میں پیدا کی تھیں۔ اُنہیں کو وہ اُن کے لئے راستی ٹھیرائیگا۔ اور اُس کو اُن میں پہنائیگا۔ اور اپنے ہی دیکھنے کے لئے اُسے حسین بنائیگا۔ یہی اُس کی بیحد شفقت کی ناچیدہ شی اور اُس کا انجام ہے۔

"اور اُس نے مجھ سے کہا کہ مبارک ہیں وہ جو برّے کی شادی کی ضیافت میں بُلائے گئے ہیں" (مکاشفہ ۱۹: ۹)۔ وہ جو ہزار برس تک برّے کے ہمراہ ہوئی تھی۔ کامل خوشی اور پورا جلال اُسی کو دیئے جائینگے۔ غور کرو کہ اس شادی کے منظر کا بیان ہمیں بتلایا نہیں گیا۔ ہر ایک اپنے ہی دل میں سمجھ لیوے کہ وہ کُن

روزِ عظیم پر کیا گیا۔ واقعات ہو رہے ہیں۔ دلہن نے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ اور اس کی شادی میں اور بھی لوگ بلائے گئے ہیں۔ جیسا کہ کسی شادی میں ہر ایک کو پتہ لگتا ہے۔ کہ دلہن کون اور مہمان کون ہیں۔ ویسا ہی یہاں بھی مہمان "مبارک" ہیں۔ لیکن دلہن زیادہ مبارک ہے۔ تو بھی صفائی سے ہمیں بتلایا نہ گیا کہ یہ مہمان کون ہیں۔ زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم ان دونوں میں فرق کریں۔

ساتواں باب (۷)

ابنِ خدا کا انتقام لینے کے لئے "سوار" ہونا

اور

اُس کا عدالت کے لئے بیٹھنا

پھر جبکہ رسول آسمان کے بند کئے ہوئے دروازوں کو تاک رہا۔ اور اُس مبارک حالت پر جسے وہ سمجھ سکتا ہے پر صفائی سے دیکھ نہیں سکتا۔ سوچ کر تعجب کر رہا ہے۔ تو اچانک دروازے پھر کھل جاتے ہیں۔ اور سارا منظر تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک لشکر نکل آتا ہے جس کا پیشرو ایک صاحب جنگ ہے۔ پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک سفید گھوڑا ہے۔ اور اس پر ایک سوار ہے۔ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے۔ اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں آگ کے

شعلے ہیں۔ اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ اور اُس کا ایک نام لکھا ہوا ہے۔ جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے۔ اور اُس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے۔ (مکاشفہ ۱۹: ۱۱ سے ۱۳)

اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہ سوار کون ہے۔ اس کا لقب کلام خدا سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خود خداوند یسوع مسیح ہے۔ جو کہ نکل رہا ہے۔ اور یہ بھی روشن ہے۔ کہ وہ کس مقصد کے لئے نکل رہا ہے۔ آسمانی فوجیں صاف اور سفید کتانی پوشاک پہنے ہوئے اس کے پیچھے ہولیتی ہیں۔ یہ اسکے عدالت کے کام میں شریک نہیں ہوتیں۔ لیکن اُس کی فتح مندی میں شامل ہونے کیلئے اس کے ساتھ ہولیتی ہیں۔ یہ عدالت اُس سے پیشتر واقع ہوگی۔ جو کہ مقدس متی ۲۵: ۳۱ میں مذکور ہے۔ یہاں صاحب جنگ کی عدالت کا ذکر ہے۔ جس کے دشمن قہر سے اس کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اس وقت یروشلیم کے آس پاس نہ فقط ان کی ایک "فوج" بلکہ "فوجیں" اکٹھی ہو گئی ہیں۔ وہی یروشلیم جسکے گرد اس سے پہلے کتنی بار دشمنوں نے مورچا باندھ کر اس کو فتح کر لیا تھا۔ اب نہایت ہی زیادہ مشکلاتوں اور خطروں سے بالکل لاچار اور بے قرار ہے۔ لیکن اچانک سے اُس کا چھڑانے والا ظاہر ہوتا ہے۔ وہی جلال اور رعب کا لباس پہنے ہوئے جسے اُس نے اُس وقت چھوڑا ہوا تھا جب اُس نے ابن آدم کی شکل میں اُن کے پھاٹک سے باہر دکھ اُٹھایا تھا۔ اب وہ نہ دکھ اُٹھانے کو۔ لیکن انتقام لینے کو آتا ہے۔ حنوک کی پیشینگوئی اب پوری ہوتی ہے (خط یہوداہ ۱۴ و ۱۵)۔ وہ اپنی الوہیت کی ڈراؤنی شان میں نکلتا ہے۔ تاکہ ان دشمنوں کو نیست و نابود کرے۔ جنہوں نے اُس کے برخلاف جنگ کرنے کا منصوبہ باندھا ہے (زبور ۲)۔ اور جو لوگ اس

کے ساتھی تھے جن دنوں میں وہ بند کیا گیا تھا۔ وہ اب اس کے عدالت کے کام میں اس کے ساتھی ہونے کے لئے اس کے پیچھے ہوتے ہیں۔ اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے۔ اور وہ لوہے کے عصا سے اُن پر حکومت کریگا۔ اور قادرِ مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندیگا (مکاشفہ ۱۹: ۱۵)۔ تاکہ ہمیں کچھ شک نہ ہو۔ یہ عدالت کرنے والا کون ہے۔ یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں کہ اُس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے "**بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خداوند**" (آیت ۱۶)۔

ابھی ہم نے ایک ضیافت کا اور اس میں بلائے جانے کا ذکر پڑھا تھا۔ یہاں ایک اور ضیافت اور ایک اور بلاہٹ کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ان کا مقابلہ نہایت ہی ڈراؤنا ہے۔ "پھر میں نے ایک فرشتے کو آفتاب پر کھڑے ہوئے دیکھا اور اس نے بڑی آواز سے چلا کر آسمان کے سارے اڑنے والے پرندوں سے کہا۔ کہ آؤ۔ خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے جمع ہو جاؤ۔ تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت اور فوجی سرداروں کا گوشت اور زورآوروں کا گوشت۔ گھوڑوں اور اُن کے سواروں کا گوشت۔ اور سارے آدمیوں کا گوشت کھاؤ۔ خواہ آزاد ہوں۔ خواہ غلام خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے۔ پھر میں نے اُس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اور اُن کی فوجوں کو اُس گھوڑے کے سوار اور اس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھا دیکھا۔ اور وہ حیوان اور اس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھلائے تھے جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اور اُس کے بت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی

اُس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔ اور باقی اُس
گھوڑے کے سوار کی تلوار سے۔ جو اُس کے منہ سے نکلتی تھی۔ قتل کئے گئے
اور سارے پرندے اُن کے گوشت سے سیر ہو گئے۔" (مکاشفہ ۱۹: ۱۷-۲۱)

دوسروں میں سے جن کے خداوند نے فقط دو ہی شخصوں کو اس لئے
مخصوص کیا تھا کہ وہ اپنا رحم اور جلال اُن میں دکھاوے۔ یعنی حنوک
اور الیاس کو۔ "حنوک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور غائب ہو گیا۔ اس
لئے کہ خدا نے اُسے لے لیا۔" (پیدائش ۵: ۲۴)۔

الیاس بھی بغیر مرے اُٹھایا گیا تھا۔ لیکن اس جگہ اُن دونوں شخصوں
کے ساتھ ہولناک مقابلہ کیا جاتا ہے۔ یعنی دو شخصوں کا۔ جو کہ خاص
اور نہایت ہی بھاری عدالت کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ یعنی حیوان اور
جھوٹا نبی جو کہ اُس وقت سب بدی کے دنیوی اور دینی سردار ہونگے۔
اور جنہوں نے مقدسوں کو ستایا اور کچلایا تھا۔ اور ان پر غلبہ کیا تھا۔
شیطان کے نیست ہونے سے پہلے ہی یہ دونوں شخص جیتے جہنم میں ڈالے
جاتے ہیں۔ اُن کے ہمراہی بھی ہولناک عدالت میں پڑتے ہیں۔"

مکاشفہ باب ۱۹ میں یہ ہونے والی باتیں تمثیلوں میں بتلائی گئیں
لیکن ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۸-۱۲ میں وہ صفائی سے بتلائی گئی ہیں "اُس
وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا۔ جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک
سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کریگا۔ اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر
کے موافق۔ ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کیساتھ
اور ہلاک ہونے والوں کے لئے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہوگی
اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا۔ جس سے ان کی نجات

ہوتی۔ اسی سبب سے خدا اُن کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجیگا۔ تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں۔ اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سب سزا پائیں" ۲-تھسلنیکیوں ۱: ۷-۱۰ میں بھی ہم یہ باتیں پڑھتے ہیں "اور تم مصیبت اُٹھانے والوں کو ہمارے ساتھ آرام دے۔ اس وقت جبکہ خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ اور جو خدا کو نہیں پہچانتے۔ اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لیگا۔ وہ خداوند کے چہرے اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائینگے۔ یہ اس دن ہوگا۔ جبکہ وہ اپنے مقدسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں کے سبب سے تعجب کا باعث ہونے کے لئے آئیگا۔ کیونکہ تم ہماری گواہی پر ایمان لائے" دھیان کرو کہ یہ عدالت زندہ لوگوں کی ہے۔ یعنی ان کی جو جنگ کے ہتھیار باندھ کر جھوٹے مسیح (دجال) کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ اور ان سے تعلق رکھتی ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے۔ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اسی زمانہ میں انجیل کی منادی سُنی۔ لیکن انہوں نے اُسے حقیر جانا یہ عدالت اس کے آنے کے جلالی ظہور کے وقت ہوگی۔ اُس سے پیشتر کہ وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ پھر آگے متی ۲۵: ۳۱ میں ہم اس کے تخت عدالت پر بیٹھنے کی بابت پڑھتے ہیں۔ یہاں ابنِ آدم زندہ قوموں پر عدالت کرنے کے لئے مسند نشین ہے۔ اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اس سے پہلے وہ ان فوجوں کی عدالت کرچکا۔ جو کہ جھوٹے مسیح کے جھنڈے تلے اکٹھی ہوئی تھیں۔ اور یہ دوسری عدالت قوموں سے متعلق ہے۔ اس جگہ قیامت کا ذرا بھی ذکر یا خیال نہیں بلکہ سب کچھ قیامت کے خیال کے برخلاف ہے۔ یہ عدالت کس قانون سے

مطابق کی جائیگی ؟ - بھیڑوں اور بکریوں میں کس بات کی نسبت امتیاز کیجاتی ہے ؟ اسی بات کی کہ "تم نے میرے بھائیوں سے کیسا سلوک کیا تھا ؟ اس کے بھائی دوسرے کون ہیں ؟

وہ یہودی قوم کے لوگ ہیں - جو کہ جسمانی طور پر اس کے رشتہ دار ہیں - یاد رکھو کہ یہاں پر تین قسم کے لوگ ہیں - یعنے "بھیڑیں بکریاں اور میرے بھائی"

کیا فلاں میرے ان بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے پر مہربان تھا ؟

وہ دہنی طرف رکھا جاتا ہے - لیکن اگر اُن پر مہربان نہ تھا - تو وہ بائیں طرف رکھا جاتا ہے - یہودیوں کے ساتھ بھلا یا بُرا سلوک کرنے پر ایسا بھاری نتیجہ کیوں موقوف ہے ؟

اس لئے کہ جیسا ان کے دلوں کی حالت مسیح کے بھائیوں کی طرف تھی ویسی ہی وہ اس کی طرف بھی تھی - اگر وہ ان کی جگہ پر ہوتا - تو وہ اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے : "تم نے میرے ساتھ کیا" "تم نے میرے ساتھ نہ کیا" - وہ یہ ہمیشہ کی سزا پائینگے - مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی "

آٹھواں باب (۸)

ہزار سالہ سلطنت

ہزار سالہ سلطنت کے لئے جو کہ بائبل میں مذکور ہے۔ دو باتیں ضروری ہیں۔ یعنی یہ کہ مسیح بذات خود موجود ہو۔ اور خود شیطان غیر حاضر ہو۔ خود بادشاہ کی حضوری اور خود تخت کے چھیننے والے کی غیر حاضری۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی آمد کی تجلّی سے اس کے جلالی ظہور سے کس طرح جھوٹا مسیح ہلاک ہوا۔ ۲ تھسلنیکیوں دوسرا باب

وہ اور حیوان دونوں پکڑے گئے۔ اور دونوں جیتے جی آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ اور اُن پر بھی جو اُن کے پیچھے ہو لئے تھے۔ راست اور ہولناک ہلاکت آئی۔ (مکاشفہ ۱۹ باب)۔ پھر ہم نے دیکھا کہ جلال کے بادشاہ نے اپنے جلال کے تخت پر بیٹھ کے زندہ غیر قوموں کی عدالت کی "بکریوں" کو اپنے بائیں ہاتھ پر کھڑا کر کے یوں کہا۔ "اے ملعونو میرے سامنے سے چلے جاؤ"۔ اور دہنی طرف والی "بھیڑوں" کو یوں کہا۔ "آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو آؤ" (متی ۲۵ باب)۔ لیکن شیطان کی جو کہ ہنوز زمین پر کھلا پھرتا ہے۔ اور جو کہ سب بدی کا ترغیب دینے والا ہے اب تک عدالت نہ کی گئی۔ شیطان کی پچھلی اور سب سے ہولناک عدالت ابھی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہزار سالہ سلطنت کے بعد "ضرور ہے کہ وہ تھوڑے سے

عرصے کے لئے کھولا جائے"۔ لیکن ہزار سالہ سلطنت کی پوری مبارک حالی کے لئے ضرور ہے کہ وہ جکڑا ہوا اور بند رہے۔ اس کی بابت ہم مکاشفہ کے بیس باب میں پڑھتے ہیں"۔

رسول فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھتا ہے۔ جس کے ہاتھ سے ایک بڑی زنجیر لٹک رہی ہے۔ وہ اس اژدہے کو جو کہ پرانا سانپ ہے۔ یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑتا ہے۔ اور اب ہم پر روشن ہو گیا ہے کہ کنجی اور زنجیر سے کیا مطلب ہے۔ زنجیر اس کو باندھنے کے لئے۔ اور کنجی اس کو بند کرنے کے لئے یہ تمثیلیں ہیں۔ لیکن ان کے معنے کیسے صاف ہیں۔ اور "اُسے ہزار برس کے لئے باندھا اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اس پر مہر کر دی۔ تا کہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصے کے لئے کھولا جائے یوں ایک خاص عرصے کے لئے اس کے دغا اور بدخواہی سے زمین چھٹ جائیگی"۔

چوتھی آیت میں ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ پہلی قیامت میں تین قسم کے لوگ شامل ہوسکتے ہیں:

اول۔ تخت پر بیٹھنے والے۔ یعنی وہ برگزیدے جو کہ اپنی قبروں میں سے اُٹھے۔ اور تبدیل کئے ہوئے زندوں کے ساتھ مل کر ہوا میں اُٹھائے گئے۔

دوم۔ وہ جو یسوع کی گواہی اور خدا کے کلام کے سبب سے مارے گئے تھے (مکاشفہ ۲۰: ۴)۔ اب خاک میں سے اُٹھ کر اپنے جسموں سے پھر مل جاتے ہیں۔

سوم۔ وہ جو جوان کی لے جائے انکاری ہونے کے سبب سے شہید

ہوئے تھے۔ (مکاشفہ ۱۳:۱۵) - یہ دونوں پچھلی قسم کے لوگ مُردوں میں سے اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور دوسروں سے مل کر جو کہ پہلے جلالی ہو چکے تھے۔ سب کے سب ایک جھنڈ ہو کے مسیح کے ساتھ راج کرتے ہیں۔ دھیان کرو کہ یہ دونوں فرقے جو کہ پیچھے مذکور ہیں۔ ایک دوسرے سے علیحدہ۔ پر تو بھی آپس میں تعلقدار ہیں۔ جب وہ پہلے نظر آتے ہیں۔ تب وہ علیحدگی کی حالت میں ہو کے صرف "روحیں" ہی ہیں۔ لیکن یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے (مکاشفہ ۲۰:۴) - اُن کی روحیں اُن کے جسموں سے پھر مل گئیں۔ کیونکہ "زندہ ہونے کے" یہی معنے ہیں۔ جبکہ حیوان اور جھوٹا نبی ہلاکت کو پہنچے۔ اور شیطان اتھاہ گڑھے میں قیدی ہے۔ تب مسیح اپنے جی اُٹھے ہوئے برگزیدوں کی سنگت میں ہو کے یہی ہزار برس کی بادشاہی کو جاری کرتا ہے۔ وہ گویا اخیری پل تک صبر اور دیر کرتا ہے۔ تاکہ اُن پاک شہیدوں میں سے ایک بھی اپنے خاص اجر سے رہ نہ جائے۔ اخیر تک جیسا اُن نے بتایا تھا۔ اس واسطے پہلی قیامت کی پوری فہرست اِس وقت تک ملتوی کی گئی۔ یہ فہرست اُس وقت پوری نہ کی گئی۔ جب برگزیدے جو پہلے زندہ ہو چکے تھے۔ ہوا میں اُٹھائے گئے تھے۔ جھوٹے مسیح کے زمانے کے شہید اب بھی اُٹھتے اور دوسروں سے مل جاتے ہیں۔ مسیح کی بادشاہی کے جاری ہونے سے تھوڑا پہلے تک ان کی قیامت میں دیری کی گئی۔ تب خدا نے یوں فرمایا کہ "جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہو لئے۔ باقی مُردے زندہ نہ ہوئے۔" پہلی قیامت یہی ہے۔ (آیت ۵) پہلی قیامت میں سب راستباز مُردے شامل ہیں۔ "باقی مُردے" سب ناراست ہیں۔ یاد رکھنا کہ ہزار سالہ سلطنت میں برگزیدے زندہ ہو کر مسیح کے ساتھ راج کرینگے۔ ان

ہیں اور ان محکوموں میں امتیاز کرنا جن کے اوپر راج کیا جاتا ہے۔ برکات دو طبقوں سے متعلق ہیں یعنی آسمان کے اور زمین کے۔

ہزار سالہ سلطنت کی زمینی برکات کا جو کہ آدمیوں سے متعلق ہیں۔ تھوڑا سا بیان مکاشفہ کے بیس باب میں ہمیں ملتا ہے۔ اگر ہم ان کی بابت کچھ زیادہ معلوم کرنا چاہیں۔ تو ہمیں پرانے عہد نامے میں دیکھنا پڑیگا۔ وہاں اس عرصے کی بابت بہت دفعہ ذکر آیا ہے کہ غیر قوموں کو بادشاہی اور برکت کی حالت میں لانے کا یہ زمانہ ہوگا۔ جبکہ خدا کا نام اعلےٰ اور بزرگ جانا جائیگا جبکہ سب لڑائی اور جنگ تمام ہونگے۔ بیابانی شادمان ہوگی۔ اور گل کی مانند پھولیگی۔ جبکہ خداوند کے چھڑائے ہوئے لوگ گاتے ہوئے صیہون میں آئینگے۔ اور ابدی سرور ان کے سروں پر ہوگا۔ اور غم اور آہ سرد رفع کئے جائینگے۔ (یسعیاہ ۳۵)۔

جب دوسرا آدم آسمانوں سے بھی بلند ہوکر بادشاہی کرنے کے لئے لوٹیگا۔ اور جب آسمان اور زمین میں سب چیزیں اس کے جلالی راج کے تابع ہونگی۔ تب خدا کی کل مخلوقات میں ایسی کوئی جگہ اور ایسا کوئی جاندار نہ ہوگا۔ جو کہ اس کی برکت کی قدرت کی تاثیر کو معلوم نہ کریگا۔ اس بڑی مصیبت کے ذیل میں آدمیوں کے دکھ اور رنج کا پیالہ بھرپور ہوتا گیا۔ اب خدا اس حالت کو الٹا دیگا۔ وہ دن کیسا مبارک ہوگا جب خدا کا عزیز بیٹا پھر حقیر نہ جانا جائیگا۔ اور نہ رد کیا جائیگا۔ بلکہ آسمان اور زمین کے اپنے جلالی تخت پر بیٹھیگا۔ ہزار سالہ سلطنت کے عرصے میں بہت سارے لوگ خدا کی پہچان حاصل کرینگے۔ برکت کے فصل کا یہی عمدہ زمانہ ہوگا۔ جو کہ زبوروں اور نبیوں کی کتابوں میں اتنی کمال خوشی سے بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ خدا کی پہچان سے زمین ایسی بھر جائیگی

جیسا سمندر پانیوں سے بھرا ہوا ہے (حبقوق ۲: ۱۴)۔ اس بات سے یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک شخص جو کہ اُس وقت یہوواہ کے جلال کا شناسا ہوگا۔ سو اس کے فضل کو بھی جانیگا۔ اور گناہ کی خواہش کو چھوڑ دیگا۔ اس زمانے کی خاصیت یہ نہ ہوگی۔ کہ ہر ایک شخص ایمان لائیگا۔ بلکہ یہ کہ کسی کو کھُلے طور پر گناہ کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔ ممکن ہے کہ زمین کے بہت سے لوگ فقط مکاری سے فرمانبردار ہونگے۔ لیکن پھر بھی فرمانبردار ہی ہونگے۔ ہاں! اجنبی کے بیٹے بھی ہزار سالہ سلطنت کا بھی مقدم خیال ہے۔ بدی تو موجود رہے گی۔ لیکن ترغیب دینے والا غیر موجود ہوگا۔ اور خداوند کی پوری اور بے حد حکومت ہوگی۔ اگر بدی کبھی سر بھی اُٹھائے تو فوراً دبائی جائیگی۔ یہودی قوم سے جب سب بدی دور کی گئی ہوگی۔ تب وہ خداوند یسوع مسیح کو اپنا بادشاہ جانینگے۔ اور اس کی خوشی منائینگے۔ اور ان کی جماعت کے بیچ وہ خود ہی ان کی ثنا اور حمد کی بندگی میں اُن کا امام ہوگا۔ "اُس دن ایک خداوند ہوگا۔ اور اس کا نام ایک ہوگا" (زکریاہ ۱۴: ۹)۔ اُس وقت کے جلال کی تعریف زبور ۷۲ میں لکھی گئی ہے۔

کُتُبِ مُستَوجِبِ الثَّوب
۲۰۱۵

نواں باب (۹)

"تھوڑی مدت کا عرصہ"

یہ عرصہ ہزار سالہ سلطنت کے بعد اور بڑے سفید تخت والی عدالت سے پیشتر ہوگا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ شیطان ہزار برس تک اتھاہ کنوئیں میں بند کیا گیا۔ اور یوں ایک مدت تک قوموں کو فریب دینے کی طاقت اُس سے لے لی گئی۔ لیکن اُس عرصے کے بعد "ضرور ہے کہ تھوڑی مدت تک چھوٹا رہے"۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اُن ہزار برسوں کے عرصہ میں جب شیطان جکڑا بند رہے مسیح اپنے جلالی برگزیدوں کے ساتھ زمین پر حکمران ہے۔ تب کس طرح بدی جب کبھی ظاہر ہوگی زور اور زبردستی سے دبائی جائیگی۔ لیکن آدمیوں کی دلی حالت پھر بھی ویسے کے ویسے ہی رہیگی۔ اگرچہ باہر سے اُن پر کوئی آزمائش نہ پڑیگی۔ اور فرمانبردار بننے کی اُنہیں مدد بھی دی جاویگی۔ تو بھی اُن میں سے جو کوئی سر نو پیدا نہ ہوا اُسکی پرانی انسانیت میں کوئی بات باقی رہیگی جس پر شیطان قید سے چھوٹ کر تاثیر ڈالیگا۔ اس لئے وہ ہزار سال کا عرصہ اگرچہ عجیب برکت کا ہوگا۔ لیکن پھر بھی ناکامل رہیگا۔ زمین پر بہت سے ایسے آدمی بدنی جسموں میں موجود ہونگے جنہوں نے پھر بھی نئی پیدائش نہ پائی ہوگی۔ اس لئے یوں لکھا گیا ہے کہ ہزار برس کے تمام ہونے کے بعد "شیطان اپنی قید سے چھوٹیگا اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہیں یعنی جوج ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کیلئے جمع کرے وہ شمار میں سمندر کی ریت کی مانند ہیں" (مکاشفہ ۲۰: ۷-۸)

حزقیل پیغمبر بنی اسرائیل کی بحالی کا ذکر کر کے جوج وماجوج کا ذکر کرتا ہے۔ (حزقیل ۳۸ : ۳) - اور (۳۹ : ۱) یہاں جوج جو کہ "روش مسک اور توبل کا سردار ہے" سو سب سے پچھلا اور زور آور دشمن ہے۔ جو کہ خداوند کی مقبول قوم پر حملہ کرتا ہے۔ بعد اس کے کہ وہ اپنے ملک میں پھر بحال کئے گئے ہیں۔ وہ اُن فوجوں کی دُرد ناک ہلاکت سے نہ ڈرینگے۔ جن کو ابن آدم نے اپنے جلالی ظہور پہ یروشلیم شہر کے پاس ہلاک کیا تھا۔ وہ ڈر کے مارے رُک نہ جائینگے نہیں۔ بلکہ اُن کی بے شمار جھنڈیں پھر مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگے۔ "عزیز شہر سے" یروشلیم ہی مطلب ہے کیونکہ وہ اب بادشاہ عظیم کا شہر ہے۔ لیکن گھیرنے والے حملہ کرتے ہی ہلاک ہونگے۔ کیونکہ "آسمان پر سے آگ نازل ہو کر اُن کو کھا جائیگی"! یوں وہ قومیں جنہوں نے شیطان کے بہکانے سے فریب کھایا۔ اپنی آخیری ہلاکت پر پہنچی ہیں۔ لیکن اس اچانک ہلاکت سے شیطان خود بچ جاتا ہے۔ اس کے لئے اس سے بڑھکر عذاب ٹھیرایا گیا۔ کیونکہ اُن کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جاویگا۔ جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا۔ اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہینگے۔

یوں آخرکار شیطان کی گھڑی بھی آپہنچتی ہے۔ ہزار سال کی قید کے بعد شیطان پھر بھی شیطان ہی رہا۔ باغ عدن میں ہمارے پہلے ماں باپ کو شیطان ہی نے فریب دیا تھا۔ طوفان سے پیشتر اور اس کے بعد دنیا کو شیطان ہی نے گمراہ کیا تھا۔ بنی اسرائیلیوں کی تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کی سب حالتوں میں شیطان ہی ان کا بڑا بھاری دشمن ہو رہا تھا۔ جبکہ ابن آدم نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا تھا۔ تو شیطان ہی تھا۔ جس نے اُن کے

بیچ میں کڑوے دانے بوئے تھے۔ جتنی خرابیوں نے کلیسیا کو ناپاک کیا اور ستایا ہے۔ سو سب کی سب شیطان کی بُری تاثیر سے ہوئیں۔ اور اب آخر کار ہزار سالہ سلطنت کے بعد شیطان ہی اُس "تھوڑی مدت" کی بغاوت کی ترغیب دیتا ہے۔ لیکن یہی اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ کیا یہ تعجب کی بات ہے کہ شیطان ہمیں مکاشفہ کی کتاب کے پڑھنے سے روکنا چاہتا ہے؟ بائبل کی کوئی کتاب نہیں جس سے وہ اتنا ڈرتا ہے۔ اور اس خوف کا سبب صاف معلوم ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ اسی کتاب میں ہم اُس کی طاقت کی عالی شان بلندی کا بیان پڑھتے ہیں۔ جس کو وہ آخر سے پہلے پہنچیگا۔ لیکن جب اس کی تباہی آ پہنچی۔ تب وہ پہلے آسمانی مکانوں سے نیچے زمین پر گرایا جاتا ہے۔ اور بعد اس کے زمین سے نکالا۔ اور کچھ مدت تک اتھاہ کنوئیں میں بند کیا جاتا ہے۔ اور آخر کار ابد الآباد آگ کی جھیل میں ڈالا جاتا ہے۔

دسواں باب (۱۰)

بڑے سفید تخت والی عدالت

مکاشفہ کی کتاب میں بھی آگے سلسلہ وار واقع ہے یہ بڑی سنجیدگی اور دہشت کا موقع ہے۔ خواہ ہم اُسے تخت کے یا منصف کے یا عدالت کی جگہ کے یا ملزموں کے لحاظ سے دیکھیں۔ "پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اُس پر بیٹھا ہوا تھا دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اور کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب کھولی گئی۔ یعنی کتابِ حیات۔ اور جس طرح اُن کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا۔" (مکاشفہ ۲۰: ۱۱-۱۲) - وہ تخت بڑا ہے۔ کیونکہ وہ دہشت ناک رعب ظاہر کرتا ہے۔ وہ "سفید" ہے۔ کیونکہ وہ بے داغ پاکیزگی کا اشارہ دیتا ہے۔ اس منصف کو پہلے بھی دیکھ چکے ہیں۔ جبکہ اُس نے اپنے آسمانی تخت عدالت کے سامنے اپنے نوکروں سے حساب لیا تھا۔ اور نیز جبکہ اُس نے اپنے جلال کے تخت کے سامنے غیر قوموں کی یعنی بھیڑوں اور بکریوں کی عدالت کی تھی۔ لیکن اس عدالت کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی شکل ایسی ڈراؤنی ہے۔ کہ اس کے سامنے سے آسمان اور زمین بھاگ جاتے ہیں۔ اس تخت

عدالت کی جگہ سب سے عجیب ہے۔ اور اس بات کا بھی کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ کس وقت واقع ہوتی ہے۔ وہ ہزار سالہ سلطنت کے بعد واقع ہوتی ہے۔ یہ مسیح کی آمد کا وقت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہزار سالہ سلطنت سے پیشتر آئیگا۔ عام خیال یہ ہے کہ جب خداوند یسوع آئیگا۔ تو وہ زمین پر عدالت کرنے کے لئے آسمان سے آئیگا۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو یہ بڑے سفید تخت والی عدالت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب یہ دھرا جائیگا۔ تب آسمان اور زمین دونوں بھاگ گئے ہونگے۔ زمین اور آسمان کا سارا بند و بست جیسا کہ وہ اب موجود ہے۔ سو اُس وقت ہماری نظروں سے غائب ہو گیا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے سفید تخت کے رکھنے کی جگہ زمین پر تو نہیں ہوگی۔ "زمین تو بھاگ گئی ہے"۔ اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی سمجھے کہ چھپ گیا ہوگا"۔ گویا چھپنے کا صرف ایک طریقہ ہی ہے۔ بلکہ یقین کو ثابت کرنے کے لئے آگے یہ الفاظ آتے ہیں کہ "انہیں کہیں جگہ نہ ملی"۔ فی الحقیقت انیسویں باب میں ہم نے اس کے زمین پر آنے کا بیان پڑھا۔ اور بیسویں باب کے شروع میں اس کے زمین پر راج کرنے کا ذکر ہمیں ملا۔ لیکن اس باب کے آخر میں جب بڑا سفید تخت نظر آتا ہے۔ تب زمین ہے ہی نہیں اس لئے ہو نہیں سکتا کہ یہ تخت زمین پر دھرا جائے۔ انسان کیسا ضدی ہے انیسویں باب میں سے جہاں اس کا آنا مذکور ہے۔ وہ اُسے مٹا دیتا ہے۔ اور اُسے بیسویں باب میں ڈال دیتا ہے۔ جہاں اس کے آنے کا ذکر ہی نہیں اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

لیکن یہاں قیامت اور عدالت دونوں کا ذکر ہے۔ مگر نہ عام قیامت کا۔ اور نہ عام عدالت کا۔ یہ صرف ناراستوں مُردوں کی قیامت اور

عدالت ہے۔

یہ ناراست مردوں کی قیامت ہے۔ کیونکہ راستبازمُردوں کی قیامت اس سے ہزار سال پیشتر واقع ہوئی تھی۔ یہ عدالت کی قیامت ہے۔ پہلی قیامت زندگی کی تھی "وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہوئے۔ باقی مُردے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت تھی۔ لیکن اس جگہ میں "باقی مُردے" زندہ ہوتے ہیں۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو خدا کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا۔ "بڑے سفید تخت والی عدالت کے بارے میں دو خاص باتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔

اول۔ کہ یہ مُردوں کی عدالت ہے۔

دوم۔ کہ یہ ناراست مُردوں کی عدالت ہے۔

"اور کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب کھولی گئی۔ یعنے کتاب حیات اور جس طرح اُن کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ اُن کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا۔"

ہم دکھا چکے ہیں۔ کہ خدا کے برگزیدوں کے سارے کام پرکھے جائینگے یہ ہمارا قوی ایمان ہے۔ جو کچھ اُنہوں نے جسم میں ہو کے کیا تھا۔ وہ ضرور ظاہر ہوگا۔ اُن کی وفاداری (دیانتداری) یا بے وفائی کے مطابق اُن کی یا تو تعریف اور یا تو ملامت ہوگی۔ پھر جب ہم "باقی مُردوں" کیطرف دیکھیں۔ جو کہ سفید بڑے تخت کے سامنے کھڑے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے تو صرف بدی کی ہے۔ اور جب کتاب حیات کھولی جاتی ہے تو ان حاضرین میں سے کسی کا نام اس میں مندرج نہیں پایا جاتا ہے۔ جس

طرح دوسری کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔ اُن کے اعمال کے مطابق "اُن کا انصاف ہوگا" لیکن چونکہ اُن کے سارے اعمال بُرے ہی تھے۔ تو نتیجہ صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ چھوٹوں بڑوں کے درمیان فرق تو شاید ہو گا۔ لیکن اس بات میں سب برابر ہیں۔ کہ کسی کا بھی نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہیں پایا گیا۔ اور جس کسی کا نام اُس میں لکھا ہوا نہ تھا۔ سو وہ "آگ کی جھیل میں ڈالا گیا" یہ اُن کی قیامت اور عدالت ہے۔ جن کا اس کتاب میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اُن کے اعمال کی فہرست کے مطابق وہ عدالت کے لایق و سزاوار ہیں۔ اور یہ سوال گویا کیا جاتا ہے۔ کہ "کیا ان عدالت کے سامنے کھڑے ہوؤں کا کوئی عذر کرنے والا پیش نہیں ہوتا؟" تب کتاب حیات کھولی جاتی ہے۔ لیکن اس بڑی بھاری بھیڑ میں سے کسی ایک کا بھی نام اس میں پایا نہ گیا ان کی آخری امید جاتی رہی۔ جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ تھا وہ "آگ کی جھیل میں ڈالا گیا"۔ وہ گہرائیاں بھی جن کی تہ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اب اُن کے چھپنے کی جگہ نہیں ہو سکتیں۔ "اب سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا" عالم غیب سے بھی اس کے کم بخت باشندے جبراً لئے جاتے ہیں۔ "موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دے دیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا"۔ ان کے اعمال خود ہی اُن پہ فتویٰ دیتے ہیں۔ اور چونکہ کتاب حیات میں ان کا کوئی ذکر بھی نہیں ملتا۔ وہ آگ کی جھیل میں ڈالے جاتے ہیں۔ "یہ دوسری موت ہے" وہ پہلی موت سے زندہ کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ابدالآباد اُس جہنم میں ڈالے جائیں۔ جہاں سے کبھی بھی چھٹکارا نہ ہوگا۔ ان میں نہ زندگی تھی نہ مسیح تھا۔ موت اور عالم ارواح کو جن کی اب اور ضرورت نہ رہی۔ خدا اور

انسان کے دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس نظارہ میں دشمن ہی ہو کے ان کی بھی اخیری جگہ آگ کی جھیل میں ہے۔

اس عدالت اور بھیڑوں بکریوں کی عدالت کے امتیاز کرنے میں جو کہ متی کے پچیس باب میں مذکور ہے، اکثر اتنی غلطی ہوتی ہے کہ یہاں ضرور ان کا فرق بتلانا چاہئے۔ یہ عدالت ہزار سالوں کے ختم ہونے پر ہو گی۔ جب انھوں نے اپنی رفتار پوری کی ہو گی۔ تب بڑا سفید تخت ٹھہرا جائیگا وہ عدالت جو کہ متی کی انجیل میں مذکور ہے۔ سو ہزار سالہ سلطنت سے پیشتر واقع ہو گی۔ اور زندہ قوموں کی ہو گی۔ جو عدالت مکاشفہ کی کتاب میں مذکور ہے۔ سو مُردوں کے متعلق ہے۔ وہ عدالت زندوں اور بدوں کے متعلق تھی۔ یہ عدالت فقط ناراست مُردوں کے متعلق ہے۔ اس میں جیسا مسیح کے "بھائیوں" سے ان کا سلوک تھا۔ ویسا ہی ان کا انصاف ہوا۔ اس میں سنجیدہ تفتیش (یعنی تحقیقات) ہوتی ہے۔ ان باتوں کی جو کہ کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اس میں عدالت کی جگہ زمین پر ہے۔ اس میں آسمان اور زمین "بھاگ گئے ہیں" ان کا اختلاف پورا ہے۔ تعجب یہ ہے کہ ان دونوں کے امتیاز کرنے میں غلطی کیسے ہو سکتی تھی۔

بڑے سفید تخت کے سامنے کے مُردوں کی عدالت کا بیان کیسی سنجیدگی کا ہے۔ کیا خدا نے فرمایا ہے۔ اور پورا ہی نہ کریگا؟

کتنے لوگ ہیں۔ جو کہ ان سنجیدگی کی نصیحتوں پر ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ضرور معتبر ہیں۔ اس مطالعہ کو ہم نے مسیح کی صلیب سے شروع کیا تھا جہاں گنہگاروں کو نجات مل سکتی ہے۔ ہم آ کے اس ہولناک عدالت پر تمام کرتے ہیں۔ جس کا خاتمہ "وہ آگ کی جھیل میں" ہے۔ اس میں جہان اور جھوٹا نبی

زندہ ڈالے گئے جس میں شیطان خود ڈالا گیا۔ اور اس میں آدم کا ہر ایک فرزند بھی ڈالا جائیگا۔ جو کہ مسیح سے اور اس کی ایسی بڑی نجات سے غافل رہتا اور انہیں رد کرتا ہے۔ اے مہربان خداوند ان سب سے ہمیں بچاؤ

ہم ان باتوں کو مختصر کر کے پھر بیان کریں۔ خداوند جلد آنے والا ہے تاکہ اپنے برگزیدوں کو اپنے پاس اُٹھا لے جائے۔ وہ دلہا دلہن کے لینے کو جلد آئیگا۔ اور سر بدن کے لینے کو تاکہ وہ ہوا میں اُس سے ملیں۔ پھر زمین پر دین کی برگشتگی ہوگی۔ اور گناہ کے شخص بیدین کا ظہور اور بڑی مصیبت کا عرصہ۔ اس عرصہ میں برگزیدے خداوند کے ساتھ میں تختِ عدالت کے سامنے وہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ آسمان پر برے کی شادی ہوتی ہے۔ تب مسیح بھڑکتی ہوئی آگ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اپنی آمد کی تجلی سے اتحادی فوجوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور حیوان اور جھوٹے نبی کو آگ کی جھیل میں ڈالتا ہے پھر زندہ قوموں کی عدالت کا واقعہ (متی ۲۵) تب مبارک ہزار سالہ سلطنت پھر وہ "تھوڑی مدت" پھر بڑے سفید تخت والی عدالت۔ پھر پرانا آسمان اور پرانی زمین گذر جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد نیا آسمان اور نئی زمین کا بن جانا۔ اور آخر کار بقا کی حالت۔ جبکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہوگا۔

کُتُبِ مُستَوجِبِ الثَّوب
۲۰۱۵

گیارھواں باب (۱۱)

مختلف باتوں کی پہچان کرنا

اس سارے مضمون پر غور کرتے ہوئے بڑی خبرداری کرنی چاہیئے کہ ہم نوشتوں کی مختلف باتوں کے معنوں کو کس طرح سمجھتے ہیں۔ شاید یہ عبارت امداد دیگی۔ کہ "ہماری امید ایک شخص یعنے مسیح ہے۔ جو کہ خود آنے والا ہے۔ اور نہ کہ ہم اس کے آنے کے ماجرے اور اس کی شان کے دیکھنے کے امیدوار ہیں۔ ہم اس کی آمد کے ماجرے کے دیکھنے کے مشتاق نہ رہیں بلکہ خداوند ہی کو اور اس کے آنے کی راہ کو تاکتے رہیں۔ جو کچھ ہیں۔ مسیح کی آمد کی بابت فرمایا گیا ہے۔ سو سب ان تین باتوں سے نسبت رکھتا ہے یعنی اول یونانی لفظ پرو سیا ہے جس کا ترجمہ "آمد" ہے۔

دوم۔ وہ لفظ جس کا ترجمہ ہے "مکاشفہ"

سوم۔ وہ لفظ جس کا اکثر ترجمہ "ظہور" یا "تجلی" سے کیا گیا ہے۔

اگر ان تین لفظوں کے لحاظ سے بائبل شریف کی اُن سب باتوں کی جو کہ ہمارے خداوند کے آنے سے متعلق ہیں۔ ہم سلسلہ وار تحقیق کریں۔ تو ہمیں کیا معلوم ہو جائیگا؟ یہ کہ وہ سب کے سب ایک شخص سے متعلق ہیں۔ خداوند کی آمد ایک شخص کی آمد ہے۔ مکاشفہ ایک شخص کو آشکارا کرتا ہے۔ ظہور ایک شخص کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر ہم اس کو کسی حقیقت کی آمد یا کسی تعلیم یا کسی شخص

یا کسی اصول کا اظہار کھیں۔ تو ہم ان لفظوں کو بے معنے کر دیتے ہیں۔ لفظ "پیروسیا" یا آمد عام طور پر مسیح کی آمد کے سب دوسرے پہلو اپنے میں شامل رکھتی ہے۔ خواہ وہ خاص یا عام ہوں۔ خواہ اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے یا خواہ ان کو ساتھ لے کر آتا ہے کیونکہ یہی شخص مختلف لوگوں کے پاس مختلف وقتوں پر اور مختلف طور پر آسکتا یا حاضر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ لفظ مکاشفہ اور ظہور خداوند کی آمد کے صرف اُس حصے کا بیان کرتے ہیں جب کہ وہ اپنے برگزیدوں کو ساتھ لے کر آئیگا۔ اور اُس کی آمد کے اُس حصے کا بیان کبھی نہیں کرتے جبکہ خداوند اپنے برگزیدوں کو لینے کے لئے آئیگا صرف حضرت پولس ہی اس لفظ ظہور یا تجلّی کا استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ وہی اکیلا مسیح کی آمد کے ظہور کی اور اُس کے ظہور کے پیشتر اُس کے برگزیدوں کے اُٹھائے جانے کے واقعات کی امتیاز کرتا ہے۔ اسی طرح سے صرف وہی اُس کی آمد کی "تجلّی" اور نشان کا مقابلہ کرتا ہے۔ اُس واقعہ سے جو کہ خاص اور پوشیدہ ہے۔ یعنی وہ حضرت مسیح کی آمد کے اس حصے کا بیان کرتا ہے جو کہ پوشیدہ ہوگی۔ تاکہ اپنے دوستوں سے ملے۔ بلکہ اس ظہور کا بھی جو کہ اس کے بعد نظر عام کے سامنے واقع ہوگا مکاشفہ یا انکشاف کا ذکر نہ کر بیان حضرت پطرس اور سینٹ یوحنا کے علاوہ دوسرے مصنف بھی کرتے ہیں۔ اور اس بڑی قدرت اور جلال کے ظہور جس کا ذکر حضرت متی کرتا ہے۔ اور اُس آمد کی تجلی جس کا ذکر حضرت پولس کرتا ہے۔ دونوں ایک ہی واقعہ کے بیان ہیں۔

پھر اس بات سے بڑی گڑبڑ پیدا ہوئی ہے کہ لوگوں نے "خداوند کے دن" کے معنی (۲ تھسلنیکیوں ۲:۲)۔ اور خداوند کے آنے (۲ تھسلنیکیوں ۲:۱) کے معنے کا فرق نہیں پہچانا۔ رسول تو خداوند کے آنے کا واسطہ دے کر اُن سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ "خداوند کے دن" کی بابت نہ گھبرا دیں۔

کیونکہ وہ "دن" نہیں آسکتا۔ جب تک کہ وہ پہلے اٹھائے نہ جائیں۔ اور نہ وہ "دن" آسکتا ہے۔ جب تک کہ پہلے برگشتگی نہ ہو۔ اور روکنے والا دور نہ کیا جائے۔ اور گناہ کا شخص ظاہر نہ ہو۔ ضرور ہے کہ اُس "دن" سے پہلے یہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن اُس کے "آنے" سے اور ہمارے اُس سے ملنے کے لئے ہوا میں اُس کے پاس جمع ہونے سے پیشتر کوئی دوسرا واقع نہ ہوگا بیدینی کا بھید تاثیر کرتا جاتا ہے۔ جب تک کہ جھوٹے مسیح کے ظہور سے وہ اپنے کمال تک نہ پہنچے۔ اور جیسا کہ خدا نے انسان کے جسم میں ظاہر ہونے کے ذریعہ اپنے فضل اور کرم کے اعلےٰ شیوہ کو آشکارا کیا۔ ویسا ہی بیدینی اور شرارت کا کمال درجہ ایک آدمی کے ذریعہ دکھایا جائیگا یعنی گناہ کے شخص کے ذریعے جو کہ خدا ہونے کا جھوٹا دعویٰ کریگا۔ "خداوند کے "دن" کا یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے۔ اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھیگی۔ اور جنہوں نے اُسے چھیدا تھا۔ وہ بھی دیکھینگے۔ اور زمین پر کے سارے قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹینگے۔" (مکاشفہ ۱: ۷)

اکثر مسیحیوں کا خیال یہ ہے کہ خداوند کا "دن" ایک عام چار یا آٹھ پہر کا دن ہوگا۔ اور کہ دنیا کے اخیر میں سب چیزوں کے گزر جانے پر یہ دن آئیگا۔ لیکن نوشتوں میں تحقیقات کرنے سے ایسا خیال غلط ثابت ہوتا ہے کہ "خداوند کا دن" ویسا ہے جیسا "نجات کا دن" یعنی دونوں سے ایک زمانہ دراز مطلوب ہے۔ "نجات کے دن" کی درازی انیس صدی تک پہنچ چکی ہے اور "خداوند کا دن" کم سے کم دس صدیوں تک (یعنی ہزار سال) رہیگا ہمارے بزرگ خدا اور نجات دہندہ کے جلالی ظہور سے اُس "دن" کا شروع (ابتدا) ہوگا۔ جب وہ جھوٹے مسیح کو ہلاک کریگا پوری ہزار سالہ سلطنت

بارھواں باب (۱۲)

خلاصہ

بہت سے اعتراض ایسے ہیں۔ جن کا جواب دینا اور ان کی غلطی ثابت کرنا بڑا آسان ہے۔ لیکن یہ اکثر صرف مشکلات ہیں۔ اور اگر کوئی کسی مشکل بات کو بڑھا کر اس کا اعتراض بنائے۔ تو وہ جان بوجھ کر اعتراض بناتا ہے اکثر لوگوں کا غلط خیال یہ ہے۔ کہ اگر کوئی خداوند کی آمد کی اس تعلیم کو قبول کرے تو وہ سستی سے بیٹھا رہیگا۔ اور کہیگا کہ ہم یسوع کے آنے "تک ٹھیرینگے۔ کیونکہ وہ آپ ہی آ کے سب بگڑی ہوئی باتوں کو درست کریگا" اس اعتراض کا پورا جواب یہ ہو سکتا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا ایک ہی ایسے شخص کی مثال دے۔ جس کے متعلق یہ نتیجہ ہو اسکے روئے زمین پر ایسا بھی کوئی نہ ہوگا۔ جو کہہ سکتا ہو۔ کہ مسیح ہزار سالہ سلطنت سے پہلے آئیگا۔ اور اس کی خدمت آگے سے زیادہ کرنے کی خواہش نہ کرتا ہو۔ بہ نسبت اس وقت کے جبکہ وہ جانتا نہ تھا کہ میرا خداوند آنے والا ہے۔ کیا ہم سستی سے اس کی خدمت کریں؟ جبکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس کے آنے کی دیری کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی فصل کے کاٹنے والوں کے انتظار میں ہے۔ جب تک کہ وہ اس کی گیہوں کے پچھلے پولے کو بٹور نہ لیں۔ گھر میں نہ لاویں۔ کیا ہم سستی کریں؟ جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہر ایک نجات یافتہ جان اس کی آمد کو زیادہ نزدیک لا رہی ہے۔ ضرور کم کرتی ہے۔ کیا ہم

ہے۔ کھیلتے ہوئے "آسمانوں کا کل جلال اور اُن بے شمار فوجوں کا جلال۔ جو کہ بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ سو وہ جلال ہے۔ جو کہ اُس دن سے پہلے ہمارے رہنے کی جگہ اور ہمارا گھر ہو گیا ہوگا۔ جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو ہم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہر ہونگے۔ تسلی دینے والا ہمیں "ہونے والی باتوں کی خبریں دیتا ہے"۔ وہ خدا کی باتیں ہیں۔ وہ اُس کے ارادوں کے کھولنے والے اور اس کی راہوں کے اظہار ہیں۔ ہمارا اُن سے نزدیکی تعلق ہے۔ کیا خدا نے ہم کو اس قدر اپنی قربت بخشی کہ وہ اپنے راز ہمیں سونپتا ہے۔ ہاں۔ ہم سے کچھ نہیں چھپاتا۔ اور کیا ہم اُس ایسی محبت کے عوض اُن باتوں سے بالکل غافل رہیں۔ جو کہ اُس نے ہم کو فرمائیں؟

ایسا ہرگز نہ ہو سکے۔

اور اے پڑھنے والے۔ اگر تم نے اب تک مسیح کی نجات کو قبول نہیں کیا۔ تو اپنے دل کو اس خیال سے تسلی نہ دو۔ کہ اب تک اُس دن کے آنے میں ہزار سالوں کی میعاد ہے۔ مسیح نے فرمایا ہے کہ "اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا"۔ تم دھوکہ نہ کھاؤ۔ یہ خیال مت کرو۔ کہ اُس کے آنے سے پہلے ابھی اور ہزار سال ہونگے۔ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ تم کو یہ تسلی کوئی نہیں دے سکتا۔ کہ یہ روزِ مذکور اب تک بہت دور ہے۔ ممکن ہے کہ تمہاری ہی آنکھیں اُس کی دہشتوں کو دیکھینگی۔ شاید تمہاری ہی زندگی میں اس کی گرجیں تمہارے کانوں پر کھڑکیں گی۔ اگر تم نجات دہندہ کو قبول نہ کروگے تو شاید تم یہاں جب تک کہ تم ابھی یہاں موجود ہو۔ خدا کے دن کی مصیبتیں پڑینگی شاید تم بھی ان میں شامل ہوگے جو کہ خدا کے غضب کی

اُس میں شامل ہے۔ اور اُس بڑے سفید تخت سے اُس کا خاتمہ ہوگا۔ حضرت پطرس اُس "دن" کے خاتمے کا بیان کرتا ہے (۲ پطرس ۳: ۱۰-۱۳)۔ لیکن وہ ہمیں یہ نہیں بتلاتا۔ کہ آیا اُس "دن" کے شروع میں یا اُس کے آخر میں آسمان اور زمین جل جائینگے۔ لیکن دوسرے نوشتوں سے یہ خبر ہمیں ملتی ہے۔ اس پورے "دن" کا بیان ہمیں مکاشفہ بیس باب میں ملتا ہے۔ وہاں یہ بیان ہے کہ اس "دن" کی درازی ہزار سال تک رہیگی۔ اور کہ جو کچھ حضرت پطرس بیان کرتا ہے۔ سو اس "دن" کے آخر میں واقع ہوگا۔ اس دن کے پَو پھٹنے پر راستباز مُردے جلائے جاتے اور زندہ ہوکر پورے ہزار سال کے عرصے تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرینگے۔ لیکن اس "دن" کے خاتمہ پر ناراست مُردے جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں۔ کہ جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہوئے باقی مُردے زندہ نہ ہوئے" اپنی قبروں سے اُٹھائے جاتے ہیں۔ اور بڑے سفید تخت کے سامنے اُن کی عدالت کی جاتی ہے۔ تب آسمان اور زمین گذر جاتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے کلام کی باتوں پر ٹھیک جیسا کہ اُس میں لکھی ہوئی ہیں۔ غور کرتے۔ تو اُن کے معنے کیسے صاف ہو جاتے۔ اور اُن کی بابت غفلت کرنے سے ہم کتنا نقصان اُٹھاتے ہیں۔

خدا کے کلام کی باتوں کو اُن کے قرینوں سے جدا نہ کرنا چاہیئے۔ نہ اُن کے ایسے معنے نکالنا چاہیئے۔ جو کہ رُوح القدس نے اُن میں کبھی نہ ڈالے تھے اور نہ اُن کی آیتوں کے معنے کو ایسے شخصوں یا جگہوں یا وقتوں یا باتوں سے نسبت دینی چاہیئے۔ جن سے اُن کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ خداوند یسوع کی دوسری آمد کے واقعات پر غور کرنے (کو تحقیق) وقت ان باتوں کو تاکیداً اپنی یاد میں رکھنا چاہیئے۔

سستی کریں! جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ وہ جو پیچھے رہ جائینگے۔ سو کس قدر نقصان اٹھائینگے۔ اور کس قدر دکھ پائینگے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم پہلے کی نسبت بہت زیادہ کوشش کریں گے۔ کہ اُن لوگوں کا شمار سو گنا بڑھایا جائے۔ جو کہ اُس کے آنے پر تیار ہونگے۔ جو جانتے ہیں کہ دنیا پر فتویٰ ہو چکا۔ اور کہ وہ ہلاکت کو جا رہی ہے۔ سو آگے سے زیادہ محنت کرینگے۔ تاکہ اس کے تباہ ہونے سے پیشتر (پہلے) اور بھی جانیں بچ جائیں!

اسے پیارے مسیحی بھائی بہنو۔ صرف تمہارے ہی پاس وہ دو برکتیں ہیں جو کہ پیشینگوئیوں کے مطالعہ (دریافت) کے لئے ضروری ہیں۔ یعنے نجات کی خاطر جمعی اور روح اللہ کا دل کے اندر رہنا۔ بغیر نجات کی خاطر جمعی کے ہم کس طرح اطمینان کے ساتھ ان سنجیدہ واقعات کو جو کہ ہونیوالے ہیں مطالعہ کر سکیں!

اگر ہم اُس جلال پر غور کریں۔ جس میں وہ جو مسیح کے ہیں۔ اس کے ہم وارث ہونگے۔ اس کے آنے کے ظہور میں شامل ہونگے۔ تو اس خبر سے ہم کو کس طرح خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہمیں اس بات کا شک ہوتا۔ کہ کیا ہم بھی اُن میں شامل ہونگے جو کہ فضل کے وسیلے سے اس جلال کے وارث ہونگے؟ لیکن مسیح پر توکل کرکے اور باپ کی محبت کا یقین کرکے ہم اطمینان کے ساتھ پیشینگوئیوں کی سب باتوں کو دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم نہ فقط اس دن کے جلال کا بیان پڑھینگے۔ بلکہ اسے آنکھ سے دیکھیں گے جبکہ آسمان کھل جائیگا۔ اور مسیح عدالت اور جنگ کرنے کے لئے سفید گھوڑے پر سوار ہوکر نکلیگا۔ کیونکہ ان واقعات کو ہم بچشم خود دیکھیں گے نہ فقط تماشائیوں کی حیثیت سے۔ بلکہ اُس کے کام میں شریک ہونیکی حیثیت

نے کے حوض میں روندے جائینگے۔ مسیح وہی نجات کی کشتی ہے جو کہ آنے
والے طوفان میں صحیح سلامت رہیگی۔ تم کو قبول کرنے کے لئے اس نے ہاتھ
بڑھائے ہوئے ہیں۔ آسمان کے بادلوں کے ساتھ اُس کا آنا۔ یہی بات اب
دنیا کے سامنے ہے۔ دو ہزار سال کے بعد۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ تمہاری
ہی آنکھیں آسمان کو کھلا ہوا۔ اور ابن آدم کو نور اور رعب کا لباس پہنے
ہوئے اپنے لاکھوں برگزیدوں کے ساتھ اُترتے ہوئے دیکھیں گے۔ تاکہ
وہ زندہ و مُردوں کی عدالت کرے۔ اور اُن میں شاید تم بھی شامل ہو گے۔
اس مظلوم اور کراہتی ہوئی زمین کے لئے ایک مبارک حالی اور کمال صلح کا
دن آنے والا ہے۔ لیکن وہ اس کی آمد کے بعد ہوگا۔ نہ خاص و عام کی ترقی
کے ذریعے سے نہ عقل و حکمت کے چلانے سے۔ نہ علم و دانش کے بڑھاؤ سے
اور نہ انجیل کی منادی کے وسیلے سے۔ بلکہ آسمان سے ہمارے خداوند یسوع مسیح
کی آمد کے ذریعے سے وہ دن آئیگا۔ بادلوں کے ساتھ اُس کا آنا ہر ایک جان
کے لئے۔ جس نے مسیح کو قبول نہ کیا ہوگا۔ عدالت اور ہلاکت کا دن ہوگا۔ جلد
نجات دہندہ کے قدموں پر آؤ۔ مسیح کی پناہ میں بھاگنے کی دیری مت کرو۔
کیونکہ وہی اکیلا تمہاری پناہ ہے۔ اُس نے فرمایا ہے کہ "جو میرا کلام سنتا ہے
اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اور اس پہ
سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔
"اور پھر" خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی۔ کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا
"تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"
خدا نے پیار کیا اور خدا نے بخش دیا۔ تم ایمان لاتے اور تم پاتے ہو؟

كُتُبِ مُسْتَوجِبِ الثَّوب
٢٠١٥